http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوّۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۱۴ تا ۲۰ جمادی الاول ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۷ اگست تا ۲ ستمبر ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۱۴

نزولِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ

مرزا قادیانی کی تحریرات کے آئینہ میں

مخالفینِ اسلام کی ایذا رسانیاں اور ان کی تاریخ

والدین سے حسنِ سلوک

قرآن و سنت کی روشنی میں

قادیانی افسر پر کرپشن اور اختیارات سے تجاوز کے الزامات

قانون توہین رسالت اور جیف ہیون کے تأثرات

قیمت: ۵ روپے

آنکھوں کا عطیہ

س...... دکھی انسانیت کی خدمت کرنا بہت بڑا ثواب ہے۔ اسلام میں کیا یہ جائز ہے کہ کوئی آدمی فوت ہونے سے پہلے وصیت کر جائے کہ مرنے کے بعد میری آنکھیں کسی نابینا آدمی کو لگادی جائیں؟

ج...... ایک عرصہ پہلے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اور مولانا سید محمد یوسف بنوری نے علماء کا ایک بورڈ مقرر کیا تھا۔ اس بورڈ نے اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر غور و خوض کرنے کے بعد آخری فیصلہ یہی دیا تھا کہ ایسی وصیت جائز نہیں اور اس کو پورا کرنا بھی جائز نہیں۔ یہ فیصلہ "اعضائے انسانی کی پیوند کاری" کے نام سے چھپ چکا ہے۔

شاید کہا جائے کہ یہ تو دکھی انسانیت کی خدمت ہے اس میں گناہ کی کیا بات ہے؟ میں اس قسم کی دلیل پیش کرنے والوں سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ واقعتاً اس کو انسانیت کی خدمت اور کار ثواب سمجھتے ہیں تو اس کے لئے مرنے کے بعد کا انتظار کیوں کیا جائے؟ بسم اللہ! آگے بڑھئے اور اپنی دونوں آنکھیں دے کر انسانیت کی خدمت کیجئے اور ثواب کمائیے۔ دونوں نہیں دے سکتے تو کم از کم ایک آنکھ ہی دیجئے۔ انسانیت کی خدمت بھی ہوگی اور "مساوات" کے تقاضے بھی پورے ہوں گے۔

غالباً اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ زندہ کو تو آنکھوں کی خود ضرورت ہے جبکہ مرنے کے بعد وہ آنکھیں بیکار ہو جائیں گی۔ کیوں نہ ان کو کسی دوسرے کام کے لئے وقف کر دیا جائے۔

بس یہ ہے وہ اصل نکتہ جس کی بنا پر آنکھوں کا عطیہ دینے کا جواز پیش کیا جاتا اور اس کو بہت بڑا ثواب سمجھا جاتا ہے۔ لیکن غور کرنے کے بعد معلوم ہوگا کہ یہ نکتہ اسلامی ذہن کی پیداوار نہیں۔ بلکہ حیات بعد الموت (مرنے کے بعد کی زندگی) کے انکار پر مبنی ہے۔

اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد آدمی کی زندگی کا سلسلہ ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ زندگی کا ایک مرحلہ طے ہونے کے بعد دوسرا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے۔ مرنے کے بعد بھی آدمی زندہ ہے، مگر اس کی زندگی کے آثار اس جہان میں ظاہر نہیں ہوتے۔ زندگی کا تیسرا مرحلہ حشر کے بعد شروع ہوگا اور یہ دائمی اور ابدی زندگی ہوگی۔

جب یہ بات طے ہوئی کہ مرنے کے بعد بھی زندگی کا سلسلہ تو باقی رہتا ہے مگر اس کی نوعیت بدل جاتی ہے۔ تو اب اس پر غور کرنا چاہئے کہ آدمی کو دیکھنے کی ضرورت صرف اسی زندگی میں ہے؟ کیا مرنے کے بعد کی زندگی میں اسے دیکھنے کی ضرورت نہیں؟ معمولی عقل و فہم کا آدمی بھی اس کا جواب یہی دے گا کہ اگر مرنے کے بعد کسی نوعیت کی زندگی ہے تو جس طرح زندگی کے اور لوازمات کی ضرورت ہے اسی طرح بینائی کی بھی ضرورت ہوگی۔

جب یہ بات طے ہوئی کہ جو شخص آنکھوں کے عطیہ کی وصیت کرتا ہے اس کے بارے میں دو میں سے ایک بات کہی جاسکتی ہے یا یہ کہ وہ مرنے کے بعد کی زندگی پر ایمان نہیں رکھتا یا یہ کہ وہ ایثار و قربانی کے طور پر اپنی بینائی کا آلہ دوسروں کو عطا کر دیتا اور خود بینائی سے محروم ہونا پسند کرتا ہے۔ لیکن کسی مسلمان کے بارے میں یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ مرنے کے بعد کی زندگی کا قائل نہیں ہوگا۔ لہٰذا ایک مسلمان اگر آنکھوں کے عطیہ کی وصیت کرتا ہے تو اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ وہ خدمت خلق کے لئے رضاکارانہ طور پر اندھا ہونا پسند کرتا ہے۔ بلا شبہ اس کی یہ بہت بڑی قربانی اور بہت بڑا ایثار ہے، مگر ہم اس سے یہ ضرور کہیں گے کہ جب وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بالاختیار خود اندھا پن قبول فرما رہے ہیں تو اس چند روزہ زندگی میں بھی یہی ایثار کیجئے اور اس قربانی کے لئے مرنے کے بعد کا انتظار نہ کیجئے۔

ہماری اس تنقیح سے معلوم ہوگا کہ:

ا...... آنکھوں کا عطیہ دینے کے

باقی صفحہ ۲۷ پر

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۱۴ تا ۲۰ جمادی الاول ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۷ اگست تا ۲ ستمبر ۹۹ء | شمارہ ۱۴

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

1

۲	(اداریہ)	4
۲	مخالفین اسلام کی ایذا رسانیاں اور ان کی تاریخ ...... (مولانا عبد اللطیف مسعود)	6
۲	قادیانی افسر پر کرپشن اور اختیارات سے تجاوز کے الزامات (جناب ریحان نعمان)	9
۲	نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ .... (حافظ محمد اقبال رنگونی)	10
۲	والدین سے حسن سلوک ...... قرآن و سنت کی روشنی (حافظ محمد سعید لدھیانوی)	15
۲	خلفاء راشدین .. استحکام اسلام .... (جناب محمد سعید علوی)	20
۲	چودھویں ختم نبوت کانفرنس ... مظفر میں منظور ہونے والی قراردادیں	23
۲	اخبار ختم نبوت	25

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مولانا محمد علی جالندھریؒ

مولانا لال حسین اخترؒ

مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

مولانا محمد حیاتؒ

مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر

مولانا عبد الرحیم اشعر

مولانا مفتی محمد جمیل خان

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا سعید احمد جلالپوری

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

آرشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ؛ ۹۰ ڈالر | یورپ، افریقہ ؛ ۷۰ ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ؛ ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۷۰ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۲۸۷/۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۸۰۳۳۶، فیکس ۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان

فون ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس

35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9, 9HZ, U.K.
PHONE: 0171-737-8199

ناشر عزیز الرحمن جالندھری | طابع سید شاہد حسن | مطبع: القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قانون توہین رسالت اور جیف ہیون کے تاثرات

برطانیہ کے وزیر مملکت جیف ہیون نے پاکستان میں اقلیتوں کے خلاف مذہبی بنیادوں پر امتیاز برتے جانے پر تشویش کا اظہار کیا ہے' روزنامہ جنگ ۱۱/ جولائی کی اشاعت میں ان کا ایک بیان شائع ہوا جس میں انہوں نے اقلیتوں اور قادیانیوں کے بارے میں جو ریمارکس دیئے ہیں ان سے ان کی لاعلمی کا اظہار ہوتا ہے اور انہوں نے اس سلسلے میں تحقیقات کرنے کے بجائے صرف قادیانیوں کے بیانات اور ان کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر اپنے تاثرات کی بنیاد رکھی ہے۔ ان کے اس بیان کا ایک آسان جواب تو یہ ہو سکتا ہے کہ اگر اقلیتوں پر پاکستان میں مظالم ہو رہے ہیں اور ان کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے تو وہ عدلیہ کی طرف رجوع کیوں نہیں کرتے اور مسلمانوں پر مقدمات قائم کیوں نہیں کرتے یا وہ عالمی عدالت کی طرف رجوع کیوں نہیں کرتے؟ ان کا تمام تر زور صرف اور صرف پروپیگنڈہ اور مغرب کو متاثر کرنے' سیاسی پناہ حاصل کرنے اور مفادات کے حصول تک کیوں محدود ہے اور یہ شکایت صرف قادیانیوں کو کیوں ہے؟ دوسری اقلیتوں کو کیوں نہیں؟ پاکستان میں صرف ایک اقلیت قادیانی ہی نہیں بلکہ عیسائی' یہودی' ہندو' سکھ اور پارسی بھی رہتے ہیں' انہوں نے پاکستان بنانے کی جدوجہد میں مسلمانوں کا ساتھ دیا اور قیام پاکستان کے بعد اسی بنیاد پر قائداعظم محمد علی جناح نے پہلی تقریر میں فرمایا:

"اب ہم سب پاکستانی ہیں اور پاکستانی شہری کی حیثیت سے پاکستان کی ترقی کے لئے کام کریں گے۔"

اس تقریر کا مطلب یہ کہ اسلامی ریاست کے قیام اور شریعت کے نفاذ اور قوانین سے اقلیتیں یہ نہ سمجھیں کہ پاکستان میں ان پر ظلم ہو گا بلکہ پاکستانی شہری کی حیثیت سے ان کو تمام تر حقوق حاصل ہوں گے اور پھر دنیا نے دیکھا کہ پاکستان میں اقلیتوں کو سب سے زیادہ حقوق دیئے گئے' ان کو پارلیمنٹ میں ابتدا ہی سے نمائندگی دی گئی' ان کو عبادت خانے بنانے کی اجازت دی گئی' ان کو عبادات کی ادائیگی میں آزادی دی گئی' ان کے پرسنل معاملات میں ان کے قوانین کی منظوری دی گئی۔ آج برطانیہ میں مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے رہنے والوں کو پچاس سال سے زائد ہو گئے ان مذاہب والوں کو مذہبی آزادی دی گئی ہے مگر پرسنل لاء میں وہ آزاد نہیں' برطانیہ کے قوانین کے پابند ہیں۔ میاں بیوی تک کے معاملات میں جو خالص نجی حیثیت رکھتے ہیں مسلمان اور دیگر مذاہب والے برطانیہ کے قوانین کے پابند ہیں' جبکہ پاکستان میں عیسائیوں کو اپنے پرسنل لاء میں اپنے قوانین کے مطابق فیصلہ کرانے کا اختیار ہے۔ امتیازی سلوک پاکستان میں ہو رہا ہے یا برطانیہ میں؟ یہ تو جملہ معترضہ تھا' بات ہو رہی تھی کہ صرف قادیانیوں کو شکایت کیوں ہے دیگر اقلیتوں کو کیوں نہیں اور جیف ہیون صاحب نے بھی اسی کو بنیاد بنایا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو انگریزوں کی سرپرستی حاصل کی' مسلمانوں کی جانب سے مرزا غلام احمد قادیانی کے اس دعویٰ کی تردید کے لئے مہم شروع کی گئی تو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے ساتھیوں پر مقدمات قائم کر دیئے گئے اور ان کو جیلوں میں ٹھونس دیا گیا' قادیان میں مسلمانوں کو بسنے کی اجازت نہیں دی گئی' قادیان میں مسلمانوں کو جلسہ کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے واضح طور پر لکھا کہ:

"جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے وہ کافر اور پکا کافر ہے۔"

ایک جگہ لکھا ہے:

"جو مجھ پر ایمان نہیں لاتے وہ جنگل کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کنجریوں کی اولاد ہیں۔" (روحانی خزائن ص ۵۳ ج ۴)

اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی: (نقل کفر کفر نباشد)

"یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی' آپ کا خاندان

بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے شرط ہوگی۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ ج ۱۱ خزائن صفحہ ۲۸۹ ۔ ۲۹۰)

دوسری جگہ لکھتا ہے

"مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں یا سر کے بالوں سے اس کا بدن چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن مجید میں یحییٰ کا نام "حصور" رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔" (دافع البلاء روحانی خزائن ص ۲۲۰ ج ۱۸)

پاکستان بننے تک مسلمان انگریز حکمرانوں سے یہ مطالبہ کرتے رہے کہ قادیانی سربراہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمانوں کے عقائد کے خلاف ہونے اور مسلمانوں کے پیغمبر اور بزرگوں کی توہین کرنے کی وجہ سے غیر مسلم اور قابل سزا تصور نہیں کرتے تو کم از کم اپنے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی وجہ سے ہی سزا دو لیکن انگریز حکمران اس کو یا اس کی ذریت کو سزا دینے کے بجائے مسلمان اور ان کے علماء کرام کو سزائیں دیتے۔ مسلمان برداشت کرتے رہے کہ اسلامی حکومت نہیں حالانکہ اس دور حکومت میں ماریشس کی عدالت نے ۱۹۲۸ء میں اور بہاولپور کی عدالت نے ۱۹۳۲ء میں فیصلہ دے دیا تھا کہ :

"قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ الگ مذہب کے پیروکار لوگ ہیں۔"

قیام پاکستان کے بعد بھی قادیانی "قادیان چھوڑ کر پاکستان آ گئے حالانکہ انہوں نے تحریک پاکستان میں مسلمانوں کی مخالفت کی' تحریک آزادی کو غداری قرار دیا' انگریزی حکومت کے خلاف جہاد کو حرام قرار دیا' ہندوستان میں انگریز حکومت کو اللہ کا سایہ قرار دیا' مسلم لیگ کا وکیل ہونے کے باوجود ظفر اللہ قادیانی نے مسلمانوں کا مقدمہ صحیح پیش کرنے کے بجائے قادیانیوں کا الگ مؤقف پیش کیا۔ پاکستان بننے کے بعد مرزا بشیر الدین محمود نے تقریروں میں کہا اور واضح لکھا کہ : "جلد ہی پاکستان ختم ہو کر اکھنڈ بھارت بنے گا اور ہمیں پھر قادیان ملے گا۔" اسی لئے قادیانی چناب نگر (ربوہ) کے بہشتی مقبرہ میں قادیانیوں کی لاشیں امانتاً دفن کرتے ہیں۔ ۱۹۵۲ء میں قادیانیوں کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے اعلان کیا کہ : "یہ سال گزرنے نہ پائے کہ بلوچستان صوبہ قادیانی اسٹیٹ بن جائے۔" تو اس پر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے پاکستان اور بلوچستان کو قادیانیوں کے ان ناپاک عزائم سے بچانے کے لئے تحریک چلائی جس میں حکومت کی جمہوری روایات کا احترام کیا' کسی قادیانی کو قتل نہیں کیا گیا' قادیانیوں کے قتل پر کسی مقرر نے نہیں اکسایا لیکن حکومت نے تحریک کو کچلنے کے لئے بھرپور کوشش کی۔ مسلمانوں کا یہ مطالبہ تھا کہ قادیانی اسلامی عقائد کو بگاڑ کر' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر کے بھی اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے پر مصر ہیں' قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر کوئی مسلمان اپنے آپ کو مسلمان ہونے کے باوجود عیسائی کہلوا کر عیسائیوں کے حقوق حاصل کرنے کی کوشش کرے اور گرجا میں جا کر نمازیں پڑھے گرجاؤں میں عیسائیوں کے خلاف تقریر کر کے کہے کہ عیسائی' عیسائی نہیں ہیں تو آپ اس کو کسی صورت میں اس کی اجازت نہیں دیں گے' ہمارا ابھی یہی مطالبہ ہے کہ قادیانی مسلمان نہیں۔ وہ پاکستان کی قومی اسمبلی' سینیٹ' سپریم کورٹ' سیشن کورٹ' شرعی عدالتیں' ماریشس کی عدالت' جنوبی افریقہ کی عدالت کے فیصلے تسلیم کر لیں۔ قادیانی خود کو اقلیت مان لیں تو ہمارا اور ان کا یہ جھگڑا ابھی ختم ہو جائے گا' باقی 295-C اقلیتوں کے حقوق کے خلاف نہیں' حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو توہین سے بچانے کے لئے ہے۔ مسلمان توہین رسالت قانون کے معاملے میں کسی قسم کی رعایت کر کے اپنے ایمان کو ضائع نہیں کر سکتے' برطانیہ میں تو ملکہ برطانیہ کی توہین پر سزا ہے اور ایک عام شخص کے خلاف کوئی بات نہیں کر سکتا تو مسلمان کس طرح اپنے ملک میں اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی اجازت دے سکتے ہیں؟ جیف ہیون صاحب! امید ہے کہ آپ آئندہ بیان دینے سے پہلے تحقیقات کریں گے۔

مخالفین اسلام کی ایذارسانیاں اور ان کی تاریخ

مولانا عبداللطیف مسعود

یا اخوۃ الاسلام! دین اسلام الفت و محبت کا مذہب ہے' ایثار و ہمدردی کا مذہب ہے' حق و انصاف کا دین ہے' حقوق و فرائض اور امن و سکون کا مذہب ہے اپنے اور پرائے' دوست و دشمن کے ساتھ ہمیشہ عدل و انصاف کرنے کا داعی ہے۔ چنانچہ چودہ سو سالہ تاریخ اسلام اس پر شاہد عدل ہے' ہر زمانہ اور دور میں بلالحاظ رنگ و نسل کے ہمیشہ علم عدل و انصاف ہی بلند رکھا ہے' بالخصوص غیروں کے ساتھ ہر حالت میں امن و سکون اور عدل و انصاف کا برتاؤ کیا ہے باوجود مخالفین کے منفی برتاؤ کے ان کے معاشی انسانی اور مذہبی حقوق کا ہمیشہ لحاظ رکھا ہے۔ یہاں تک حکم دے دیا کہ: ''تم ان کے خداؤں کو برا بھلا مت کہو جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں کہ یہ لوگ اپنی جہالت سے اللہ کریم کے خلاف زبان طعن کھول دیں گے'' اس لئے تم لوگ ہمیشہ ان کے متعلق شائستگی سے بات کیا کرو۔ ملاحظہ فرمایئے کہ مشرکین کے بت وغیرہ اور ان کی پوجا' اسلام کی بنیادی تعلیمات کے خلاف ہے مگر اس میں بھی انتہائی احتیاط کا حکم دیا' یہ تو ہے اہل حق کا سلوک اور کردار۔ کیا مخالفین نے بھی اس قدر احسن کردار کے مقابلہ میں اس کا لحاظ کیا ہے؟ ہرگز نہیں! مخالفین کی تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے کسی بھی موقع پر اس ایثار کا رتی بھر لحاظ نہیں رکھا' بلکہ نہایت ڈھٹائی سے صداقت کے خلاف ہی بات کی ہے۔ طعن و تشنیع کا ہی راستہ اختیار کیا ہے۔ الزام تراشی اور بہتان بازی کا ہی راستہ چلے ہیں' ہمیشہ مخالفت' ضد اور عناد کا ہی اظہار کیا ہے' ہمیشہ غیر معقول اور غیر مناسب رویہ ہی اختیار کیا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابتداء سے اس کے متعلق نہایت وضاحت سے ان کے سلوک اور کردار سے آگاہ فرمادیا ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ بلالحاظ اور نہایت بھونڈے طریقے سے طعن و تشنیع کا راستہ چلیں گے۔ ایسے ایسے ناقابل برداشت اور دل آزار افعال و اقوال کا اظہار کرتے رہیں گے کہ جو بالکل ناقابل برداشت ہوں گے۔ چنانچہ ایک موقع پر اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا کہ میرے بے سہارا بندوں کی دستگیری کرو' ان کی ضروری حاجتیں پوری کرو' ان کے بنیادی حقوق (لباس' خورد و نوش) کا بندوبست کرو' تو گویا تم نے یہ سرمایہ' یہ تعاون اپنے خدا کو قرض کردیا ہے۔ یہ ان کے اخروی اجر و ثواب کا اعلان فرمایا' تو ان لوگوں نے اس کو بھی ایک طعن بنالیا کہ لو اے مسلمانو! تمہارا اللہ تو محتاج ہے کہ وہ ہم سے قرض مانگتا ہے۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ صدیق اکبرؓ مدینہ کے یہود علاقہ میں اتفاقاً آگئے تو ان کے بڑے عالم نے یہ طعنہ دیا کہ تمہارا اللہ تو محتاج ہے۔ حضرت صدیق اکبرؓ کو یہ قبیح گستاخی سن کر نہایت غصہ آگیا اور اس کے منہ پر ایک تھپڑ ماردیا تو وہ یہودی عالم چونکہ مشتعل ہوتا دل میں شرمندہ ہو کر خدا سے معافی مانگی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکوہ کیا کہ تمہارے ساتھی نے مجھے بلاوجہ تھپڑ مارا ہے۔ آپ ﷺ نے صدیق اکبرؓ سے پوچھا؟ تو آپ نے ساری بات بتادی' مگر وہ ظالم اور بے خوف عالم اپنی بات پر اڑا رہا تو اللہ کریم نے ان کی ساری کارروائی واضح کردی فرمایا جس کا مفہوم:

''اے میرے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ نے ان لوگوں کی بات سن لی ہے جنہوں نے یہ کہا تھا کہ ''اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں'' ہم ان کی یہ بات لکھ رکھیں گے نیز ان کا انبیاء کرام علیہم السلام کو ناحق قتل کرنا بھی' روز محشر ان کو کہیں گے کہ اب چکھو جلنے کا مزا' اپنی شرمندگی کا مزا خوب چکھو' ظالمو تم نے بہت سی ایسی حرکات بد کی ہیں' یہ تو صرف ایک ہی بات نہیں بلکہ خدا کے بارہ میں تمہارے بڑوں نے بھی ایسی غیر معقول گستاخانہ باتیں کی ہوئی ہیں۔'' (دیکھئے بائبل)

بتایئے کون سے مقدس نبی کو تم نے معاف کیا؟ ظالموں حضرت نوح سے لے کر مسیح علیہم السلام تک ہر ایک کو تم نے اپنی زبان طعن سے الگ نہیں رکھا' وحی الٰہی اور احکام الٰہی کو بھی تم نے زبان طعن کا نشانہ بنایا' میں نے ایک ایک بات ضبط کر رکھی ہے یہ

دارالعمل ہے جب دارالجزا آئے گا تو تمہیں ایک ایک خون و قتل جتلا جتلا کر اس کا بدلہ دیا جائے گا فرمایا کہ ہم نے تمہاری ہر ایک بات خوب لکھ رکھی ہے اور اب قرآن کے ذریعے تمہاری اکثر و بیشتر ایسی شرارتیں واضح ہوتی رہیں گی لہٰذا اب تو رک جاؤ' پہلے ہی بہت کچھ ہو چکا ہے۔ اب تمہاری شرارتوں کا بدلہ دنیا میں بھی تھوڑا بہت دیا جائے گا اور مکمل حساب روز جزا کو کیا جائے گا۔"

الغرض یہ مخالفین حق ہمیشہ معاندانہ کردار کا اظہار کرتے اور خدائی گرفت میں آتے ہی رہتے مگر ان لوگوں کو اس کردار بد سے محتاط ہونے کی توفیق نہ ہوئی' کیونکہ ان کی سوچ چھین لی گئی تھی۔ عہد رسالت کے بعد یہ مخالفین اسلام بجائے محتاط ہونے یا سنبھلنے کے مزید اپنی ریشہ دوانیوں میں مصروف رہے۔ حتیٰ کہ عہد عثمانیؓ میں ان کی تحریک نمایاں ہوگئی اور عبداللہ بن سبا طعد نکل کر اسلام کے خلاف زہرناک ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوگیا' جس کے نتیجہ میں خلافت مضمحل ہوگئی' اور شیرازہ امت ڈھیلا پڑنے لگا۔ حتیٰ کہ خلافت راشدہ کا اختتام ہوگیا۔ مرکزیت اسلام مدینہ سے کوفہ اور وہاں سے دمشق چلی گئی پھر وہاں سے بغداد منتقل ہوگئی ادھر اندلس میں بھی خلافت اسلامیہ قائم ہوگئی مگر دشمن برابر اپنی دسیسہ کاریوں میں مصروف رہا۔ حتیٰ کہ اب عیسائی بھی کھل کر مدمقابل آگئے' انہوں نے ۱۰۵۰ء تا ۱۰۶۰ء تک خوب اپنی فطرت کا اظہار کیا اور توہین رسالت کی تحریک خوب چلائی حالانکہ اندلس میں عیسائی اقلیت بالکل امن اور محفوظ تھی ان کا نہایت اعزاز و اکرام قائم تھا۔ یہ بڑے سرکاری عہدوں پر فائز تھے' ساتھ ہی یہود بھی بااکرام تھے۔ حتیٰ کہ اس زمانہ کو یہود کا سنہرہ دور کہا جاتا ہے۔ اتنا امن اور اکرام ان کو عہد رسالت کے بعد کبھی نصیب نہیں ہوا' وہ ہمیشہ ترقی پذیر ہی رہے اور آج یہ قوم تمام مخالفین سے بڑھ کر دین حق کی دشمن ہے۔

عیسائی تو بعد میں ان کے ساتھ لگے تھے اسی طرح بقیہ اقوام عالم' عیسائی خلافت کے اور مسلم معاشرہ کے خلاف یا معاشرتی اور مذہبی آزادی کے خوب جتے رہے تاآنکہ سقوط غرناطہ کی نوبت آگئی۔ پھر خلافت عثمانیہ کے درپے انہدام ہوئے وہ بھی بالآخر سقوط استنبول پر فتح ہوئی' قرون وسطیٰ میں یہی صلیبی اہل اسلام کو مٹانے اور ملیا میٹ کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگاتے رہے۔ حتیٰ کہ ۲ صد سالہ صلیبی جنگوں میں انہوں نے کونسی حرکت بد نہیں کی؟ اور پھر تاریخ مغلیہ کے درپے ہوئے اور سولہویں صدی میں اکبر کے دربار میں تاجر کے روپ میں داخل ہوئے پھر ایسٹ انڈیا کمپنی کے روپ میں اسلام کے خلاف جدوجہد کرتے رہے تاآنکہ سقوط دہلی کا حادثہ ظہور پذیر ہوا پھر ۱۷۹۹ء میں سقوط میسور وقوع پذیر ہوا اس سے پہلے سقوط بغداد کا حادثہ بھی انہی کا پیدا کردہ ہے۔ مگر اسلام پھر بھی اپنی اصل صورت میں قائم دائم ہے۔ جس سے یہ لوگ نہایت متاثر اور حیران ہو رہے ہیں کہ ہماری صدیوں پر محیط اتنی جان توڑ محنت کے باوجود پھر بھی یہ دین قائم دائم ہے' ایسی مثال تاریخ انسانی میں ملنی ناممکن ہے۔

لہٰذا اب انہوں نے مزید پینترے بدل دیئے ہیں۔ پہلے تو لوگ دین اسلام کے بعض احکام کو مشغلہ بناتے تھے' مثلاً اذان کا مذاق اڑایا' صدقہ پر طعن کیا' نکاح و طلاق پر مشغلہ بنایا' ویسے ہی الزام تراشی کر کے اسلام کو غلط رنگ میں پیش کر دیا' مسئلہ جہاد کو لوٹ مار سے تعبیر کر دیا' تین چار شادیوں کی اجازت کو مشغلہ بنالیا کہ اسلام تو شہوت پرستی کا دین ہے' الغرض یا مجموعی دین کو مشغلہ بنایا۔ اس کے علاوہ بھی کئی قسم کے توہین آمیزی طریقے اختیار کئے مثلاً سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین' تحقیر آمیز باتیں بیان کیں' قرآن مجید کے نزول پر اعتراض' اس کی ترتیب پر اعتراض اور محض دل کی بھڑاس نکالنا ہوتی بسا اوقات اور طریقہ اختیار کیا جیسا کہ ایک شخص نے بوقت مسجد استنبول ایک ایسا پتھر لا کر دیا اور کہا کہ اس کو محراب میں لگایا جائے مگر بوجہ شک پڑ جانے پر اس کو نہ لگایا گیا اس کے بعد جب اس کو رگڑ کر دیکھا گیا تو اس کے نیچے صلیب تھی کہ پتھر کی اندرونی تہہ میں لگائی گئی ہے کہ جب مسلمان نماز پڑھیں گے تو چاروناچار صلیب پرست بن جائیں گے' اگرچہ سیٹنگ کی صورت میں مسلمان مجرم نہ بنتے تھے بلکہ معذور تھے مگر دشمن نے اپنے دل کا بغض نکال لیا۔ قرون وسطیٰ میں عیسائی بظاہر مسلم بن کر مسلمانوں میں گھل مل گئے حتیٰ کہ دینیات پڑھ کر مسلمانوں کے امام اور موذن بھی بن گئے جبکہ وہ کافر کے کافر ہوتے۔ یہ محض دھوکہ اور فریب تھا جو ان کے مذہب کی

جیاد گی۔

معاندین اسلام کا نیا انداز :

فی زمانہ دشمن نے اپنی واردات میں اضافہ کرلیا کہ حسب موقع سابقہ امور بھی جاری ہیں اور اس کے ساتھ مزید لباس کے پرنٹ میں شعائر اسلام کی توہین' لباس میں اللہ' محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی' کلمہ شریف کا ڈیزائن' حتی کہ جوتوں کے نیچے کلمہ طیبہ کا ڈیزائن' جیسا کہ چند سالوں سے اس قسم کے واقعات بکثرت ہورہے ہیں۔ آیات قرآنی کو ڈیزائننگ میں پرنٹ کرکے اس کی توہین ہی کررہے ہیں اور خباثت کی حد ہوگئی کہ عدالت اقوام متحدہ کی دیوار پر سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ دے کر ایک ہاتھ میں قرآن دیا اور دوسرے ہاتھ میں تلوار ظاہر کرکے یہ تاثر دیا گیا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ سابقہ زمانہ میں لاکھوں کی تعداد میں ایسی کتب لکھیں کہ تمام افراد یورپ کو اسلام سے مکمل طور پر متنفر کردیا مگر اب یہ طلسم بہت حد تک ٹوٹ چکا ہے۔ ذرائع مواصلات کی بنا پر لوگ کافی حد تک اس غلط فہمی سے نکل رہے ہیں اور اسلام میں دھڑا دھڑ داخل ہورہے ہیں اب یہ لوگ نت نئے حربے وضع کررہے ہیں۔ دیگر مخالف فتنہ پرور اور افراد کی پشت پناہی کررہے ہیں جیسے قادیانی' منکرین حدیث' بہائی تحریک' ذکری طبقہ' رشدی اور تسلیمہ کو پناہ' بلکہ ہر ایک مخالف ملک وملت کو یہ لوگ اپنے ممالک میں پناہ دے کر اپنے حسد وبغض کا اظہار کررہے ہیں۔

حقوق انسانی اور قوانین کے حقوق' چائلڈ لیبر کے شوشے چھوڑ کر اپنے دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں۔ میڈیا کو آزادی اور فحاشی کا ذریعہ بنا کر قوم وملت کے تشخص اور شناخت کو متاثر کررہے ہیں' کبھی اقتصادیات کے ذریعے کبھی معاشرت و معاشیات کے ذریعے۔ غرضیکہ نت نیا فتنہ کھڑا کرکے اپنے دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں اور باوجود داعی حقوق انسانی ہونے کے مسلم ممالک کو بے شمار ذرائع و اسباب سے دبارہے ہیں۔

اب انہوں نے مکالمات بین المذاہب اور وحدت ادیان کا شوشہ چھوڑ کر مزید اپنی پیش رفت کردی ہے ورلڈ آپریشن کا اعلان کرکے فتح اسلام کا نعرہ بھی لگادیا ہے' ان لوگوں کا قول و فعل کا تضاد دیکھئے کہ دونوں طرف عجیب وغریب پروگرام بنارہے ہیں گویا کہ یہ لوگ اسلام کی حقانیت اور اس کی قوت و طاقت کے سامنے بے بس اور بدحواس ہوکر بے شمار طریقے اپنارہے ہیں۔ ایک طرف دعوت مکالمات' دوسری طرف تبلیغی جماعت پر پابندی بھی لگارہے ہیں' ان کے ممالک میں اذان کی اجازت نہیں' مسلم ووٹ نہیں بن سکتا' مسلمانوں کی کوئی نمائندگی برداشت نہیں کرتے گویا کہ اسلام کی قوت وصداقت کے سامنے یہ لوگ پاگل ہورہے ہیں لیکن یہ یاد رکھ لیں کہ اسلام کا غلبہ ہوکر رہے گا اسلام چاردانگ عالم میں جگمگا کر رہے گا۔ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف اعلان کردیا ہے کہ :

"دنیا میں کوئی کچا پکا گھر' جھونپڑی نہ رہے گی کہ اس میں پیغام اسلام داخل ہوکر رہے گا۔" (مشکوٰۃ)

اس لئے عقل کا تقاضا یہ ہے کہ اسلام کی مخالفت چھوڑ دی جائے۔

اے مسلمان کہلانے والو' حکمرانو' جاگیردارو' صاحب اثر لوگو' تم بھی ذرا اپنے حواس درست کرلو' تمہیں نظر نہیں آرہا کہ صبح وشام کس کا نعرہ لگ رہا ہے "اشهد ان محمد رسول الله' اشهد ان محمد رسول الله" یہی آواز دنیا میں گونج کر رہے گی' تم خوانخواہ مخالفت کررہے ہو' تمہیں چاہئے تھا کہ اس پیغام کو چاردانگ عالم میں پھیلاتے' اسی تہذیب وثقافت کی صبح وشام ترویج واشاعت کرتے اور بقول اقبالؒ یہ دعا کرتے کہ۔

دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کردے

لہٰذا تمہاری عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ تم ہر مخالفت ومزاحمت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تہذیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان کردو۔ دین حق کی ثقافت کا کھل کر اعلان کردو۔

اے فرزندان اسلام! تم مایوس نہ ہو' ہوشیار ہوجاؤ' یہ اوقات اسی طرح رہیں گے اور یہ مخالف' یہ ستانے والے' قیدوبند میں ڈالنے والے فرعون' ڈکٹیٹر اسی طرح نہ رہیں گے' موسیٰ علیہ السلام اور ساحران کا واقعہ قلب واذہان پر نقش کرکے ہمت مضبوط کرو اور اپنے رب سے اس راستہ میں کمی وکوتاہی کی معافی مانگتے رہو۔ انشاء اللہ ایک دن یہ تمام اندھیرے چھٹ کر نور اسلام کی ہی حکمرانی ہوگی۔ اس سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں۔

قادیانی افسر پر کرپشن اور اختیارات سے تجاوز کے الزامات

محکمہ ٹیلی فون نے کارروائی کے لئے رپورٹ احتساب بیورو کو بھیج دی

ریحان خان' پشاور

گزشتہ دنوں احتساب بیورو کو ارسال کئے گئے محکمہ ٹیلیفون کے ایک قادیانی افسر احمد شکیب صاحبزادہ کی بدعنوانیوں و کرپشن پر مشتمل ایک خط میں احتساب بیورو سے تقاضا کیا گیا ہے کہ اس افسر کے خلاف تحقیقات کر کے اس سے بدعنوانیوں اور اختیارات کے ناجائز استعمال کا احتساب لیا جائے۔ یہ افسر جو کچھ عرصہ قبل تک پی ٹی سی ایل پشاور میں جنرل منیجر کے عہدے پر فائز تھا اور آج کل اسلام آباد میں او ایس ڈی لگا ہوا ہے اور دوبارہ محکمے میں کسی اہم منصب پر تعیناتی کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ لیٹر میں کہا گیا ہے کہ موصوف کے خلاف بارہا شکایات منظر عام پر آئیں' جن کی بنیاد پر وہ کئی مرتبہ قومی اخبارات کی زینت بنے رہے جبکہ خفیہ ایجنسیوں نے مبینہ طور پر کئی مرتبہ اس کے قادیانی فرقے سے تعلق ہونے اور سنی مسلمان ملازمین کے ساتھ بے جا زیادتیوں کے ارتکاب کے حوالے سے رپورٹیں دی ہیں۔ لیکن کوئی خفیہ ہاتھ اسے ہربار بچاتا رہا ہے۔ یہ خفیہ ہاتھ کس کا ہے یہ جاننا حکومت وقت کے لئے انتہائی ضروری ہے کیونکہ ایک حساس ادارے کے سربراہ کی حیثیت سے ان کی پاک انڈیا فرینڈ شپ سوسائٹی کے اجلاسوں میں شرکت بھی باعث تشویش ہے۔

خط میں لکھا گیا ہے کہ حیات آباد میں باغ ناران کے سامنے واقع پی ٹی سی ایل کالونی میں موصوف نے چار کنال پر مشتمل ایک عالیشان بنگلہ سرکاری خرچ پر تعمیر کرایا ہے اور اس میں اپنے ایک ڈاکٹر بھائی ڈاکٹر سہیل کے لئے غیر قانونی طور پر علیحدہ انیکسی بھی بنا رکھی ہے۔ جس کی تعمیر پر پی ٹی سی ایل پشاور ریجن کے مینٹیننس فنڈ سے مبینہ طور پر ۵۵ لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مذکورہ بنگلے کی بجلی کا کنکشن حیات آباد ٹیلی فون ایکسچینج سے لیا گیا تھا۔ موصوف کے خلاف خفیہ ایجنسیوں کی رپورٹیں بھی ریکارڈ پر موجود ہیں۔ خط میں کہا گیا ہے کہ پاکستان جیسے غریب ملک کے ایک عام افسر کے ایسی زندگی گزارنے کا کوئی جواز بادی النظر میں دکھائی نہیں دیتا۔ ان عیاشیوں کے لئے اخراجات کہاں سے آتے ہیں' یہ پتہ چلانا ضروری ہے۔

قادیانی تنظیموں کے زیر اہتمام بعض حلقوں میں "دینی" مدرسے بھی قائم ہیں۔ اطلاعات کے مطابق ان مدرسوں میں بچوں کو دانستہ غلط تلفظ کے ساتھ قرآن پڑھایا جاتا ہے۔ تبلیغی مجلسوں میں غیر قادیانی افراد کی شرکت کے بعد' قادیانیوں کے مراکز سے جس چیز کی سب سے سخت ہدایت ہوتی ہے' وہ چندے کی وصولی ہے۔

مختلف سرکاری محکموں میں موجود بدعنوان افسران کس طرح ان محکموں کو لوٹ کر اپنی تجوریاں بھر رہے ہیں اور جائیدادیں بنا رہے ہیں اس کا اندازہ ان کرپٹ افسران کی تنخواہوں و مراعات ان کے شاہانہ ٹھاٹ باٹ اور جائیدادوں سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ اس قسم کے افسران کے بچوں کی تعلیمی فیس' ٹرانسپورٹ کے اخراجات ان کی مجموعی تنخواہ سے زیادہ ہوتے ہیں جبکہ ان بچوں کا جیب خرچ بھی اس سے کم نہیں ہوتا۔ باقی گھر' ذاتی اخراجات' گھر کے دیگر افراد کے اخراجات' خوراک و لباس اور معاشرتی زندگی و مہمانداری پر اٹھنے والے اخراجات ملا کر کئی مہینوں کی تنخواہوں سے بھی بڑھ کر ہو جاتا ہے' لیکن ان افسران سے کوئی یہ پوچھنے والا نہیں کہ وہ ان اخراجات کے لئے رقم کہاں سے لاتے ہیں اور کیسے یہ سب کچھ پورا ہوتا ہے؟ ملک میں احتساب بیورو قائم ہے جس نے بڑی دھڑلے اور تیزی سے کام کرتے ہوئے اپوزیشن لیڈر و سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور ان کے شوہر سینیٹر آصف علی زرداری کے خلاف ثبوت اکٹھے کر کے ریفرنس تیار کر کے احتساب بنچ سے سزا بھی دلوادی ہے۔ دیگر سیاستدانوں' اعلیٰ بیوروکریٹس وغیرہ کے خلاف احتساب بیورو کی کارروائیوں کا سلسلہ جاری ہے اور عوام اس بیورو سے بجا طور پر یہ توقع رکھ رہے ہیں کہ بیوروسیاست دانوں' حکمرانوں اور اعلیٰ سرکاری افسران سے قوم کی لوٹی ہوئی دولت نکالنے اور ان لوگوں کے خلاف مقدمات قائم کر کے انہیں قرار واقعی سزا دلوانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ

مرزا قادیانی کی تحریرات کے آئینہ میں!

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی خصوصاً علی سید الرسل وخاتم الانبیأ وعلی آلہ الاتقیأ واصحابہ الاصفیا امابعد!

حضرات علمأ کرام مشائخ عظام اور حاضرین جلسہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یہ بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس ہے جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک منفرد اور بے مثال کانفرنس ہوا کرتی ہے' یہ کانفرنس گزشتہ کانفرنسوں کی بہ نسبت کچھ زیادہ ہی اہمیت کی حامل ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ گزشتہ چند ماہ سے قادیانی گروہ نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسلمان اپنے عقیدہ میں باطل اور قادیانی امت اپنے عقائد میں راستی پر ہے' جہاں تک قادیانی عقائد کے بطلان کا تعلق ہے حضرات اکابر نے بھی اس پر تبصرہ فرمایا ہے اور میرے بعد بھی اس پر تبصرہ ہوگا اور مباہلہ کے سلسلے میں بھی علمأ کرام سیر حاصل تبصرہ فرماتے رہیں گے۔

حضرات گرامی قدر! مجھے جو موضوع دیا گیا ہے وہ ہے مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات سے "نزول مسیح کا عقیدہ" اس موضوع پر میرے سامنے بہت سے حوالے موجود ہیں' مگر ایک دو حوالے عرض کروں گا اور اس پر تبصرہ کرتے ہوئے عقلاً و نقلاً یہ بتلاؤں گا کہ مرزا قادیانی کا عقیدہ بھی نزول مسیح کا رہا ہے اس پر تبصرہ سے قبل جو آیت کریمہ پڑھی ہے اس پر ایک نکتہ عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں:

ایک علمی نکتہ:

قرآن کریم کی جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے وہ پارہ ۲۵ کی سورۃ زخرف کی ایک آیت ہے اس آیت سے قبل سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کیا جارہا ہے اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

حافظ محمد اقبال رنگونی' مانچسٹر

"وانہ لعلم الساعۃ"......... (الحج)

"اس آیت پاک میں دو باتیں بیان کی جارہی ہیں' ایک کا تعلق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے اور دوسری کا تعلق خاتم الانبیأ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ہے آخر اس آیت کریمہ میں یہ کیا باتیں بیان ہورہی ہیں۔"

جو بات ذہن میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ رب العزت کو پہلے ہی سے علم ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ بھیجے جائیں گے اور سرور عالم' خاتم الانبیأ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' تو اس آیت پاک میں ان تمام اشکالات کا ازالہ کردیا جو کسی کند ذہن کے لئے مشکلات کا باعث بن سکتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ کوئی شخص یہ شبہ پیدا کرے کہ جب سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لائیں گے تو شریعت کس کی رہے گی؟ اتباع کس کا ہوگا؟ اطاعت کس کی جائے گی؟ کیا اس نزول سے عقیدہ ختم نبوت پر اثر پڑے گا یا نہیں؟ اللہ رب العزت نے اس آیت میں اس کا جواب مرحمت فرمایا کہ اے لوگو! سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول رفع حیات برحق ہے' اس میں شک نہ کرنا' لیکن اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرمادیجئے کہ اتباع میری ہی ہوگی' قرآن میرا ہی پڑھا جائے گا شریعت محمدی ہی چہاردانگ عالم میں چلے گی معلوم ہوا کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خاتم النبیین ہونا بھی برحق ہے' آپ کے نزول سے عقیدۂ ختم نبوت پر کسی طرح کی کوئی زد نہیں پڑتی۔

حضرات گرامی! سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا کوئی اختلافی عقیدۂ نہیں پوری امت مسلمہ کا متفقہ اور مسلمہ عقیدہ

ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک ہر مفسر و محدث فقیہ و صوفی متکلم و فلسفی' خواص و عام غرضیکہ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ رہا کہ نزول مسیح کا عقیدہ برحق ہے۔

مرزا قادیانی کا عقیدہ:

مسلمانوں میں یہ عقیدہ اس قدر معروف و مسلم تھا کہ خود مرزا قادیانی بھی اوائل میں اسی عقیدہ پر کاربند رہا۔ اس کا اپنا عقیدہ بھی یہی تھا' لیجئے اس کی اپنی تحریر اس کے سامنے پیش کر رہا ہوں اس نے لکھا:

"ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ" یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ حصہ ۴/ ۵۹۳)

اسی کتاب میں دوسری جگہ لکھا ہے:

﴿عسیٰ ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا وجعلنا جھنم للکافرین حصیرا﴾

ترجمہ: "وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت غضب اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے۔" (براہین احمدیہ حصہ ۴/ص ۶۰۱)

تبصرہ پر عبارت:

حضرات! ان دونوں حوالوں کو پیش نظر رکھ کر چند باتیں عرض کروں گا' جن میں تمام اشکالات کے جوابات ہوں گے۔

(۱)...... مرزا قادیانی کی جس کتاب سے میں نے حوالے پیش کئے ہیں اس کا نام براہین احمدیہ' یہ وہی کتاب ہے جسے ۵۰ حصے پیش کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا اور جس کے لئے رقم اکٹھی کی گئی تھی مگر پانچ ہی پیش کر کے کہہ دیا کہ ۵ اور ۵۰ میں صرف ایک نقطے کا فرق ہے اس لئے وعدہ پورا ہو گیا ہے' سو اس کتاب کا نام براہین احمدیہ ہے یہ کتاب کس مقصد کے لئے لکھی گئی تھی' مرزا قادیانی کی تحریرات بتاتی ہیں کہ اس نے یہ کتاب اسلام کی حقانیت اور صداقت کو دلائل کے ذریعہ ثابت کرنے کے لئے لکھی اور غیر مسلموں کے عقائد پر نقد و جرح کیا۔ مرزائیوں کا ایک مناظر جلال الدین شمس اسی کتاب کے مقدمہ میں لکھتا ہے کہ:

"آپ نے براہین احمدیہ کتاب لکھی ہے جس میں آپ نے قرآن مجید کا کلام الٰہی ہونا اور مکمل کتاب و بے نظیر ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے دعویٰ نبوت و رسالت میں صادق ہونا ناقابل تردید دلائل سے ثابت کیا ہے۔" (مقدمہ ص ۲)

ان امور سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا قادیانی نے یہ کتاب اسلام کے دفاع میں لکھی تھی اور اس میں لکھے گئے دلائل قادیانی تحریر کی روشنی میں صحیح ہیں تو اسی کتاب میں نزول مسیح کا عقیدہ بھی تحریر کیا ہے جس سے یہ واضح ہو گیا کہ نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ ایک دینی اور اسلامی عقیدہ ہے۔

(۲)...... مرزا قادیانی کی ان تحریرات سے یہ بات بھی پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول قرآن سے ثابت ہے' یہی وجہ ہے کہ اس نے اس عقیدہ کے اثبات کے لئے قرآن کی دو آیتوں سے استدلال کیا اور بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لاویں گے اور نہایت جلال کے ساتھ اتریں گے اور آپ کے ہاتھ جمیع اقطار و آفاق میں اسلام پھیل جائے گا۔

جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ "تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے؟ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کی تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔" (براہین حاشیہ در حاشیہ ص ۲۴۹)

اس عبارت کی موجودگی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا قادیانی نے نزول مسیح کا جو عقیدہ لکھا ہے وہ قرآن سے بھی ثابت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی تصدیق شدہ تھا اس لحاظ سے نزول مسیح کا

عقیدہ ہی برحق اور صحیح ہے اور مرزا کی تحریرات قادیانی امت کے لئے حجت ہیں تو انہیں اس واضح اور صریح عقیدہ کی مخالفت کسی طرح بھی زیب نہیں دیتی۔

قادیانی مبلغین کی تاویل :

قادیانی مبلغین اس حوالہ سے خاصے پریشان ہیں ان لوگوں نے اس کی تاویل یہ کی کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس عقیدہ سے نہ صرف توبہ کی بلکہ اپنی تالیف ازالہ اوہام میں یہودیانہ عقیدہ تحفہ گولڑویہ میں مرتدانہ اور دافع البلاء میں مشرکانہ عقیدہ قرار دیا ہے۔

ہم اس کے جواب میں عرض کریں گے کہ مرزا غلام قادیانی نے اس عقیدہ کا انکار صرف اور صرف اس وجہ سے کیا ہے کہ وہ خود کسی کے اشارے پر اس کرسی پر قابض ہونا چاہتا ہے اور جب تک وفات مسیح کا عنوان نہ اختیار کیا جائے' یہ کرسی اس کے قبضہ میں نہیں آسکتی تھی' چنانچہ اس نے محض مسیح موعود بننے کے شوق میں مشرکانہ عقیدہ اختیار کیا قرآن و حدیث سے تو اسے کچھ ملنا نہ تھا چنانچہ اس نے دعویٰ کیا کہ میرے اوپر وحی آرہی ہے کہ مسیح مر گیا اور تو ہی مسیح ہے اس نے اپنی کتاب میں لکھا:

☆..... "خدا نے اپنی متواتر وحی سے اس عقیدہ کو فاسد قرار دیا اور مجھے کہا کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔" (تریاق القلوب ص ۳۵۷)

☆..... "جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے' تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔"

(اعجاز احمدی ص ۹)

مرزا صاحب کی اس تحریر میں یہ دو باتیں یاد رکھئے متواتر وحی سے اور الہامات۔

اس سے یہ نتیجہ نکالنا نہایت آسان ہے کہ مرزا صاحب نے وفات مسیح کا عقیدہ قرآن یا حدیث یا کسی بزرگ یا عالم سے نہیں لیا بلکہ اپنی وحی (جسے میں "وان الشیاطین لیوحون الی اولیاٗ ھم" کے زمرے میں شامل کرتا ہوں) سے بدلا۔ اگر یہ بات حق ہے کہ وفات مسیح کا عقیدہ قرآن میں ہے تو مرزا صاحب نے قرآن کے بجائے اپنی وحی پر کیوں انحصار کیا۔ حدیث کی بجائے الہامات پر کیوں بھروسہ کیا اس سے یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ وفات مسیح کا عقیدہ اس کا اپنا ایجاد کردہ ہے قرآن و حدیث میں ہرگز ہرگز نہیں۔

• ☆..... دوسری بات یہ کہ مرزا قادیانی کے بقول حیات مسیح کا عقیدہ یہودیانہ' مرتدانہ' مشرکانہ ہے تو مرزا صاحب اپنی زندگی کے پچاس سے زیادہ سال یہودی مرتد اور مشرک رہے۔

عجیب بات ہے کہ مرزا صاحب اسلام کی خدمت کے لئے یہ کتاب لکھ رہے ہیں اور مرتدانہ عقیدہ زیر تحریر تھا' مرزا صاحب کا خدا ایک یہودیانہ عقیدہ کی تائید لکھوا رہا تھا اور معاذ اللہ ثم معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک مشرکانہ عقیدہ کی تصدیق کر رہے تھے کیا قادیانی امت کو یہ بات زیب دیتی ہے؟

انبیاٗ کرام ہمیشہ موحد رہے :

بزرگان محترم! یہاں ایک عقیدہ کی وضاحت کرتا چلوں کہ ہم مسلمان اس بات کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ پیغمبر ہمیشہ موحد رہا ہے اللہ رب العزت نے بچپن سے ان کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے اور ان کی فطرت سلیمہ ہمیشہ توحید کی خوگر رہی ہے تاریخ انبیاٗ پر نظر کریں تو یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ اللہ کے نبی ہمیشہ مومن ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ گزشتہ اقوام نے اپنے انبیاٗ کو ساحر کہا' مجنون کہا' مذاق اڑایا' مگر کسی قوم نے اللہ کے پیغمبر سے یہ نہیں کہا کہ تم بھی ہمارے ساتھ بت کو پوجا کرتے تھے تم بھی ہمارے ساتھ شرک کرتے تھے کسی پیغمبر پر ان کی قوم نے یہ الزام نہیں لگایا اور یہی بات ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے (معاذ اللہ) ساحر و شاعر و مجنون کہا' مگر کسی نے بھی آپ پر بت پرستی یا شرک کا الزام نہیں لگایا۔ حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مشرکین مکہ شرک کی آلودگیوں میں مبتلا تھے' ابھی آپ پر وحی نہ آئی تھی' مگر اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں تشریف لے جاتے ہیں۔

حضرت امام بخاریؒ نقل کرتے ہیں کہ :

ترجمہ :"خلوت نشینی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب کر دی گئی اور آپ غار حرا میں خلوت فرماتے اور اپنے اہل کی طرف اشتیاق سے پہلے کئی کئی رات تک اس میں عبادت فرماتے تھے۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس وقت بھی ایک اللہ کی طرف متوجہ تھے'

محدثین نے اس مقام پر مختلف اقوال نقل فرمائے ہیں۔ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح میں بعض کا دعویٰ لکھا ہے کہ ملت ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے عبادت فرماتے تھے بس ایک اللہ کی عبادت تھی' اس کی طرف دھیان تھا اس کے آگے اپنی حاجات تھیں۔ کفر و شرک سے بیزار و متنفر تھے۔

قادیانیوں کے لئے مقام غور :

اب آیئے قادیانیوں کے سامنے ایک تلخ حقیقت کو رکھتے ہیں کہ جس شخص کو تم نے نبی مانا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل اپنا رسول تسلیم کیا ذرا اس کی طرف بھی ایک نظر تو کرو کہ وہ پچاس سال سے زائد تک شرک میں مبتلا رہا' یہودیانہ عقیدہ رکھتا رہا۔ مرتدانہ عقیدہ پر نہ صرف جما رہا بلکہ لکھ کر غیر مسلموں کے سامنے پیش کرتا رہا' کیا تم اس بات پر دھیان نہیں کرتے کہ قادیانی امت کا نبی پچاس سال سے زائد تک برابر مشرک و مرتد و یہودی رہا' کیا تم میں سے کوئی سوچنے والا نہیں رہا۔

دوستو! یاد رکھیں کہ وفات مسیح کا عقیدہ بالکل غلط ہے' نہ تو قرآن نے کہیں کہا اور نہ ہی احادیث پاک اور اکابرین امت نے اسے تسلیم کیا' مرزا قادیانی اور اس کی ذریت نے جو جو الزامات بزرگان دین کے ذمہ لگائے ہیں' بات تو یہ ہے کہ وہ تحریفات کے بعد عائد کئے ہیں۔ اس سلسلے میں میری تازہ تالیف الضرب الحدید علی الکذاب العنید' اور الدلائل الباہرۃ فی نزول عیسیٰ بن مریم الطاہرۃ' میں ضرور ملاحظہ فرمادیں' انشاء اللہ حقیقت واضح ہو جائے گی۔

حضرات محترم! وفات مسیح کی جو دلیل قادیانی دیتے ہیں' وہ مرزا قادیانی کی براہین کی تحریر کے وقت بھی موجود تھی تو کیا وجہ ہے کہ اس نے استدلال نہ کیا' کیوں نزول مسیح کا عقیدہ تحریر کیا اور انکار بھی کیا تو صرف اپنی وحی والہام سے انکار کیا' یہ صرف اور صرف اس کی اختراع ہے۔

ایک اور علمی نکتہ :

حضرات محترم! چلتے چلتے ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں شاید ہمارے عالم حضرات پسند فرمائیں گے :

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہودی بھی گمراہ ہوئے اور نصاریٰ بھی' لیکن اس میں کس کی گمراہی اشد ہے؟ یعنی کونسا عقیدہ زیادہ بُرا ہے؟ یہودی مسیح کو انسان تو مانتے ہیں مگر نبی و رسول تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں اور عیسائی حضرت مسیح کو پیغمبر تو کجا نہیں خدا کا بیٹا قرار دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ تو ان دونوں میں کس کی گمراہی بڑی ہے؟ بیٹا قرار دینا بُرا ہے یا انکار کرنا زیادہ بُرا؟ غور فرمائیں جواب واضح ہے کہ اللہ کا بیٹا قرار دینا بہت بڑی گمراہی ہے اس کی غیرت اس بات کو برداشت نہیں کرتی کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے اللہ رب العزت نے ایک آیت میں اسی ترتیب سے اس کا جواب دیا فرمایا :

﴿اذقال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک...... الخ﴾

مجھے اس وقت اس آیت پر بحث نہیں کرنی اور نہ ہی اس آیت سے قادیانی استدلال کا جواب دینا ہے بتانا صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے اس آیت پاک میں ان دونوں کی گمراہی کا رد فرمایا اور عجیب انداز میں کہ پہلے اس کو رد کیا' جس کا جرم بڑا تھا اور پھر دوسرے کو بڑے کا یوں کیا کہ "متوفیک" اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا یعنی نصاریٰ کے اس خیال کو کہ تو میرا بیٹا ہے میں تجھے موت دے کر بتاؤں گا کہ جو خدا یا خدا کا بیٹا ہوا کرتا ہے اس کو موت تو نہیں آتی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو ایک دن موت آنی ہے۔

اور اے یہودیو! تم اپنی جگہ اعلان کرتے ہو کہ ہم نے مسیح کو قتل کیا مار ڈالا۔ نہیں؟ تمہارا یہ عقیدہ غلط ہے اے عیسیٰ تجھے تو یہ لوگ قتل نہیں کر سکتے "و رافعک الی" کیونکہ میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی ہونا ان کا اعزاز ہے' ان کی عزت ہے' بمقابلہ یہود کے اور "متوفیک" میں اعلان ہے کہ وہ بھی ایک دن مرنے والے ہیں مقابلہ نصاریٰ کے۔ تو یہ دونوں عقائد جس نہج پر تھے اللہ تعالیٰ نے اسی ترتیب پر ان دونوں کا رد فرمایا۔

یہاں واؤ ترتیب کے لئے نہیں بلکہ مطلق جمع کے لئے ہے اور اس اصول کو مرزا قادیانی نے بھی اپنی کتاب تریاق القلوب کے ص ۱۴۳ کے حاشیہ پر تسلیم کیا ہے اور قرآن کریم میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں' اس وقت میرا موضوع یہ نہیں ہے۔

حضرات محترم! درمیان میں یہ بات عرض کر رہا تھا کہ مرزا قادیانی نے وفات مسیح کا عقیدہ خود اپنی وحی والہامات کی روشنی میں اختیار

کیا' قرآن و حدیث سے نہیں۔ قرآن و حدیث سے جو عقیدہ ملتا ہے وہ یہی کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی ہی ہوا اور قرب قیامت آپ ہی کا نزول ہوگا۔

ایک شبہ کا ازالہ :

قادیانی مبلغین یہاں ایک اشکال پیدا کر کے عوام کو گمراہ کرنے کی سازش کرتے ہیں' ان کا کہنا ہے کہ یہ ٹھیک ہے کہ مرزا قادیانی نے عقیدہ بدلا اور وحی کی روشنی میں بدلا' یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے' مگر بعد میں تبدیلی کی مرزا صاحب نے بھی اسی طرح کیا۔ اس لئے اصل عقیدہ وفات ہی کا ہے۔

حضرات محترم! قادیانی مبلغین کا یہ اشکال اس قدر لچر اور ضعیف ہے کہ جس کی انتہا نہیں۔ آپ ذرا غور کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے جو نمازیں ادا کیں کیا وہ سب کی سب باطل و لغو تھیں' کیا وہ شرک یا ارتداد تھا' کسی نے بھی آج تک یہ نہیں کہا کہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ادا کی گئیں نمازیں باطل ہو گئی تھیں۔ (معاذاللہ) جبکہ مرزا قادیانی اپنے پہلے عقیدے کو یہودیت اور ارتداد اور شرک والا عقیدہ قرار دے رہا ہے کس قدر فرق ہے سو قادیانی مبلغین کا اس مسئلے کو اس سے جوڑنا کسی طرح بھی صحیح نہیں۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ نمازیں ادا کرنا یہ عمل میں سے ہے اس کی ادائیگی میں تبدیلی یا فرق ہو جائے تو کوئی اثر نہیں پڑتا مثلاً پہلے پیغمبروں پر نمازیں فرض کی گئیں' تو اس کا طریق کیا تھا؟ روزے کی فرضیت آئی تو اس کا طریقہ کیا تھا' زکوٰۃ اور حج کے بارے میں طریقہ ادائیگی کیا؟ اور ہماری شریعت مطہرہ میں کیا طریقہ ہے؟ یہ اور مسئلہ ہے مگر جہاں تک عقائد کا تعلق ہے' اس میں تو تبدیلی نہ ہوئی ہے اور نہ ہی ہو سکتی ہے یہ نہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں خدا اور ہو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں اور۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا اور ہو جائے ایسا نہیں ہے قادیانی مبلغین محض دھوکہ دینے کے لئے اس قسم کے بے جان شوشے چھوڑتے ہیں' جو عقلاً و نقلاً باطل و مردود ہوتے ہیں۔

حضرات محترم! آپ نے اس تفصیل

باقی صفحہ ۲۶ پر

والدین سے حسنِ سلوک قرآن وسنت کی روشنی میں

والدین سے حسن سلوک سے پیش آنا ہمارا دینی فریضہ بھی ہے اور اخلاقی ذمہ داری بھی۔ جس طرح انہوں نے ہمیں آسائش و آرام پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا اسی طرح ہمیں بھی اپنے والدین کو آسائش و آرام پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑنی چاہیے۔

جو خدمت نہ کی تو نے ماں باپ کی — تو پھر زندگی ہے تیری پاپ کی

والدین سے حسن سلوک کا تعلق حقوق العباد سے ہے' حقوق دو طرح کے ہوتے ہیں: حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ حقوق اللہ میں کوتاہی کی تلافی توبہ واستغفار کی صورت میں ممکن ہے' مگر حقوق العباد میں کوتاہی کی صورت میں توبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ صاحب حق سے معاف کروانا بھی ضروری ہے۔ حقوق العباد میں والدین کا حق سب سے مقدم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وقضی ربک الا تعبدو الا ایاہ وبالوالدین احسانا﴾

"اور حکم دیا تیرے رب نے تمام بندوں کو سوائے اس معبود برحق کے اور کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔"

اس آیت مبارکہ میں اللہ نے توحید کا حکم دینے کے بعد والدین سے حسن سلوک کا حکم فرمایا۔ یعنی توحید کے بعد انسان کا سب سے بڑا فریضہ والدین سے حسن سلوک کرنا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ افضل عمل کونسا ہے' جو اللہ کو سب زیادہ محبوب ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز اپنے وقت پر ادا کی جائے۔ پوچھا اس کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ پوچھا پھر کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ (مشکوۃ المصابیح' بخاری و مسلم شریف)

حافظ محمد سعید لدھیانوی

اس حدیث مبارکہ میں نماز کے بعد سب سے افضل عمل والدین سے حسن سلوک کرنا بیان فرمایا گیا' اور اس عمل کو جہاد فی سبیل اللہ سے بھی مقدم فرمایا۔ دیکھئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دینی فکر کو وہ چاہتے تھے کہ اللہ کے نزدیک جو عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہو اس کو انجام دینے کی کوشش کی جائے اور اس عمل کو اپنایا جائے۔ افسوس کہ آج ہم لوگ احادیث میں فضائل پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں' مگر اس کے بعد بھی کما حقہ عمل کا داعیہ پیدا نہیں ہوتا۔ اعمال کی افضلیت کو جانتے ہوئے بھی اس سے اعراض کرتے ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے توحید کے حکم کے بعد والدین سے حسن سلوک کا حکم فرمایا۔

یاد رکھیے! اس دنیا میں جتنی محبتیں اور تعلقات ہیں ان سب میں انسان کی کوئی نہ کوئی غرض ضرور وابستہ ہے' اس دنیا میں بے غرض محبت کا وجود بہت کم ہے مگر والدین کو اپنی اولاد کے ساتھ جو محبت ہوتی ہے وہ بے غرض ہوتی ہے۔ والدین کی شفقت رحمتِ خداوندی کا نمونہ ہے' والدین کی شفقت ہر وقت موجزن رہتی ہے' ان کا جذبہ تو یہ ہوتا ہے کہ ہر طرح کی راحت و بھلائی اولاد کو پہنچا دیں' والدین سے جس خیر و بھلائی کا اولاد کو پہنچانا ممکن ہوتا ہے وہ اس سے دریغ نہیں کرتے اور سوائے جذبہ شفقت و محبت کے اور کوئی ان کی غرض نہیں ہوتی' اسی لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے حقوق میں والدین کا درجہ سب سے زیادہ رکھا ہے۔ آیت مبارکہ میں اس طرح ارشاد ہے:

ترجمہ: "ہم نے انسان کو وصیت کی

ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے کی' ماں نے انسان کو پیٹ میں رکھا تھک تھک کر اور پھر دو برس میں دودھ چھڑاتا ہے (اے انسان) میرا شکر کرو (کہ میں نے تم کو پیدا کیا) پھر والدین کے شکر گزار ہو۔"

انسان پر لازم ہے کہ حق تعالیٰ کے بعد والدین کا حق جانے' اس آیت میں ماں کے احسانات کو خصوصیت کے ساتھ بیان فرمایا کہ ماں نے بچہ کے لئے بہت مشکلات برداشت کیں' حمل کی حالت میں مشقتیں اٹھائیں اور طرح طرح کے دکھ اور درد اٹھائے وہ بیان سے باہر ہیں۔ غرض یہ کہ حق تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ماں نے ضعف کی حالت میں اس کی پرورش میں بڑی مشقتیں اٹھائیں اس لئے ہم نے اپنے حقوق کے بعد والدین کے حقوق ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ آگے فرمایا کہ اے انسان اول میرا شکر کرو کہ میں نے تم کو پیدا کیا پھر اپنے والدین کے شکر گزار ہو جو تمہارے پیدا ہونے کا ظاہری سبب ہیں۔

جس طرح ہمارے لئے اپنے پروردگار کا شکر ادا کرنا ضروری ہے' اسی طرح والدین کا شکر گزار بننا بھی لازم ہے' حقیقت یہی ہے کہ محسن کے احسان کو قبول کرتے ہوئے اس کا شکر کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ احسان کو یاد رکھے اور اس کا بدلہ ادا کرنے کی عادت گھر سے شروع ہو جاتی ہے' جب کوئی یہ محسوس کرلے کہ اس نے کسی کے احسان کو احسان سمجھا اور اس کا اچھا بدلہ ادا کرتا ہے تو وہ دوسروں کی عنایات کا شکر گزار ہونا سیکھ لیتا ہے اور اس طرح کے طرز عمل میں مشکوری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مفہوم)

"جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا" کسی کی عنایت' مہربانی اور احسان کا مشکور ہونا اور اس کا بہتر بدلہ دینے کی تربیت مسلمان کو زندگی کے ہر مرحلہ میں میسر آتی رہتی ہے۔"

والدین کی خدمت اس احسان کا بدلہ ہے جو انہوں نے پرورش کی صورت میں کیا۔ والدین کی عزت کرنا' ان کی دلجوئی کرنا' احسان کا اعتراف کرنا اور اس کا احساس رکھنا ایک ایسی تربیت ہے جو ہر شخص کو حسن خلق میں ملتی ہے۔ والدین سے برداشت اور بزرگوں کی عزت کا سبق زندگی کے ہر مرحلہ میں کام آتا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ والدین اولاد کے لئے ہمیشہ دعا کرتے ہیں۔ قرآن پاک اور حدیث میں متعدد جگہ والدین کی خدمت اور ان سے حسن سلوک کی تاکید فرمائی گئی ہے اور حقیقت یہی ہے کہ جس محسن کے احسانات سب سے زیادہ ہوں اس کے احسان کا بدلہ بھی سب سے زیادہ بڑا ہوتا ہے' چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے بعد والدین ہی کی ہستی سب سے زیادہ محسن ہے۔ اسی وجہ سے حق تعالیٰ شانہ کے بعد والدین کا درجہ سب سے زیادہ ہے' جس طرح حق تعالیٰ شانہ کا شکر ادا کرنا ضروری ہے' اسی طرح سے والدین کا شکر ادا کرنا بھی ضروری ہے جو کہ خدمت کی صورت میں ممکن ہے۔ قرآن و حدیث میں متعدد جگہ والدین کی خدمت کی تاکید فرمائی گئی ہے۔

ایک شخص نے دربار نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اپنی والدہ کی بداخلاقی کی شکایت کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے اس عورت کے احسانوں کا بدلہ چکا دیا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میں نے اسے کندھوں پر اٹھا کر حج کروایا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کی خدمت کا کچھ بھی حق ادا نہیں کیا۔

جب اسے بار بار ماں کے احسانات یاد دلائے گئے تو اسے احساس ہو گیا کہ ماں اگر زیادتی (سختی) بھی کرتی ہے تو اسے برداشت کرنا اس پر لازم ہے۔

صرف یہی نہیں والدین اگر غیر مسلم بھی ہوں تب بھی ان کی اطاعت و خدمت ضروری ہے' جیسا کہ قرآن پاک میں تاکید ہے کہ اگر والدین مشرک ہوں اور شرک کی دعوت دیں تو اس میں ان کی اطاعت نہ کرو' مگر دنیاوی زندگی میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم فرمایا ہے کہ ان کی ہر طرح سے خبر گیری کی جائے اور ان کو کسی قسم کی جسمانی تکلیف نہ پہنچائی جائے' بلکہ ان کی خدمت اور راحت رسانی کی جائے اور اس میں کمی نہ کی جائے اور والدین کے ساتھ ادب اور مروت کا برتاؤ ضروری ہے اور دین کے بارے میں ان کی پیروی کی جائے جو ائمہ دین ہیں اور دین سمجھنے والے نیک و صالح ہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک صحابی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میری خواہش ہے کہ میں اللہ کے راستہ میں جہاد کروں اور جہاد سے میرا مقصد اللہ کی رضا ہے کہ اللہ مجھ سے راضی ہو جائیں اور مجھے اجر و ثواب عطا فرمائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم واقعی اجر و ثواب کے لئے جہاد کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ یا رسول اللہ! میں صرف ثواب حاصل کرنا چاہتا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والدین زندہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور جا کر ان کی خدمت کرو اگر تم اجر حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر والدین کی خدمت کر کے تمہیں جو اجر و ثواب حاصل ہو گا وہ جہاد سے بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ ایک روایت میں الفاظ ہیں:

"یعنی جا کر ان کی خدمت کر کے جہاد کرو۔ (صحیح بخاری شریف)

اس روایت میں والدین کی خدمت کو جہاد سے بھی زیادہ فوقیت عطا فرمائی ہے۔ والدین کی خدمت اور ان سے حسن سلوک کی اہمیت حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے ظاہر ہو رہی ہے:

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ چاہتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی زیارت کروں' اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت وہ سعادت اور خوش نصیبی ہے کہ شاید روئے زمین پر اس سے بڑی سعادت اور خوش نصیبی کوئی اور نہ ہو گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس دنیا سے چلے جائیں تو پھر یہ شرف حاصل نہیں ہو سکتا' لیکن حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حاضر ہونے سے منع فرما دیا اور فرمایا کہ تم اپنے والدین کی خدمت کرو۔ (صحیح مسلم باب من فضائل اویس قرنی رضی اللہ عنہ)

بھلا غور کیجئے! کیسا بھی صاحب ایمان ہو اس کے دل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا کتنا شوق ہو گا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں بقید حیات تھے' اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات اور آپ کی زیارت کا کیا عالم ہو گا؟ لیکن حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو دیکھئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے شوق اس کی بے چینی اور بے تابی کو ماں کی خدمت پر قربان کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ماں کی خدمت کرو۔ چنانچہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اس سعادت کو چھوڑ دیا' جس کے نتیجے میں صحابیت کا مقام چھوٹ گیا' اس لئے کہ صحابیت کا درجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات و زیارت پر موقوف ہے اور صحابی وہ مقام ہے کہ کوئی شخص ولایت اور بزرگی کے چاہے کتنے بڑے مقام پر پہنچ جائے مگر وہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ کی گرد تک نہیں پہنچ سکتا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو ماں کی خدمت کا یہ صلہ عطا فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے عمر! کسی زمانہ میں "قرن" یمن کے علاقہ سے ایک آدمی مدینہ آئے گا' جس کے یہ اوصاف اور یہ حلیہ ہو گا جب یہ آدمی تمہیں مل جائے تو اے عمر' اپنے حق میں ان سے دعا کروانا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول فرمائیں گے۔"

دیکھئے! حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کو یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ ان سے اپنے حق میں دعا کرواؤ؟ یہ مرتبہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو کس طرح حاصل ہوا؟ یہ والدہ کی خدمت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی بدولت حاصل ہوا۔ افسوس! کہ آج ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بڑے بڑے دعویٰ کرتے ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو سننے اور دیکھنے کے باوجود ان پر عمل نہیں کرتے' کیا یہی محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے کا حق ہے؟

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں مشہور ہے کہ وہ ایک عرصہ تک صرف ماں کی خدمت میں مشغولی کی وجہ سے علم حاصل نہیں کر سکے لیکن بعد میں جب ان کی خدمت سے فارغ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے علم کے اندر بہت اونچا مقام عطا فرمایا۔ لہٰذا اس خدمت کو غنیمت جاننا چاہئے۔ (اے اللہ! ہم سب کو والدین سے

حسن سلوک اور ان کی قدردانی کرنے کی توفیق نصیب فرما دیجئے)۔

والدین کی خدمت سے اولاد ان کی دعاؤں میں شریک ہو جاتی ہے اور یہ بات تو معروف ہے کہ ماں کی دعا جنت کی ہوا لیکن افسوس آج کی اولاد اس بات کو جاننے کے باوجود اس کے مفہوم سے نابلد اور ناآشنا ہونے کی وجہ سے والدین سے بدسلوکی کرنے کی وجہ سے انتہائی تباہی وبربادی میں مبتلا ہے۔

یاد رکھئے جب تک والدین حیات ہیں وہ اتنی بڑی نعمت ہیں کہ اس روئے زمین پر انسان کے لئے اس سے بڑی نعمت کوئی اور نہیں۔ ایک حدیث مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردود ہو وہ شخص جو اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پائے اور ان کی خدمت کر کے اپنے گناہ معاف نہ کروالے' اس لئے کہ والدین اگر ضعیف ہیں تو جنت حاصل کرنا نہایت آسان ہے بس ان کی خدمت کو وگے تو ان کے دل سے دعا کریں گے اور تمہاری آخرت سنور جائے گی۔

ایک حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی ذلیل ہو پھر ذلیل ہو پھر ذلیل ہو۔ لوگوں نے پوچھا! اے خدا کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کون آدمی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی جس نے اپنے ماں یا باپ کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔

(مسلم شریف ادب المفرد)

اس حدیث مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کی بے ادبی اور ان کی خدمت نہ کرنے والے کے لئے بددعا فرمائی۔

اس کے برعکس آج کے دور میں والدین کی اطاعت اور ان کی عظمت احترام کے نقوش اولاد کے دلوں سے مٹتے جا رہے ہیں' ان کی خدمت تو کجا انہیں حقیر و کمتر سمجھا جاتا ہے۔ خصوصاً ان لوگوں کے بارہ میں مشاہدہ ہو رہا ہے جو اپنے آپ کو دنیا کی ظاہری ترقی میں دیکھ کر اور پڑھ لکھ کر اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگتے ہیں اور اپنی حقیقت کو بھول جاتے ہیں۔ ان خیالات کی دین سے دوری اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا جذبہ ماند پڑ جانے کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں اور جب آخرت کی فکر ختم ہو جاتی ہے تو اس قسم کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہماری حفاظت فرمائے۔ (آمین)

نادانو! اپنی حقیقت کو تو یاد کرو اگر والدین تمہاری پرورش نہ کرتے تو کیا آج تم اس عہدہ پر فائز ہوتے؟ اگر ان کی دعائیں تمہارے ساتھ نہ ہوتیں تو تم کبھی اس مرتبہ پر نہ پہنچتے جس پر پہنچ کر آج تم اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگے اور والدین کو حقیر سمجھنے لگے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تم جتنا مرضی پڑھ لو آسمان کی بلندیوں کو چھو لو یا زمین کی تہہ میں اتر جاؤ تب بھی تم ان سے نہیں بڑھ سکتے۔ والدین نے تم سے زیادہ وقت دیکھا ہے' تم سے زیادہ نمازیں پڑھیں ان کی نیکیاں زیادہ ہیں اور اللہ کے نزدیک تو یہی عمل کارآمد ہے نہ کہ دنیا کا فانی عہدہ۔

بڑھاپے کی عمر تک پہنچنے کے بعد ان کے اندر تھوڑا سا چڑچڑا پن آجاتا ہے' ان کی بہت سی باتیں ناگوار بھی معلوم ہوتی ہیں' لیکن اس وقت تم یاد رکھو کہ تمہارے بچپن میں اس سے کہیں زیادہ ناگوار باتیں تمہارے والدین نے برداشت کی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: "اگر تمہاری زندگی میں تمہارے والدین بڑھاپے کی حالت کو پہنچ جائیں تو ان کو اف بھی مت کہنا اور ان کو کبھی نہ جھڑکنا۔" اف کہنے کی نوبت تو اس وقت آتی ہے جب کسی کو تکلیف پہنچے۔ اگر وہ تم کو کسی قسم کی تکلیف بھی دیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم ان کے ہر عمل کو خندہ پیشانی اور خوش خلقی کے ساتھ قبول کرو ان کو جواب میں جھڑکنا قرآن پاک نے منع فرمایا ہے اور جس عمل سے قرآن نے منع کیا وہ حرام ہو جاتا ہے۔ آگے فرمایا اور ان کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل رکھنا یعنی والدین کی اطاعت فرمانبرداری ہر حال مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ ہم قرآن پاک پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں اور اس آیت کو نامعلوم کتنی مرتبہ پڑھا ہوگا' لیکن پھر بھی کما حقہ عمل کا داعیہ پیدا نہیں ہوتا۔ سن لو! بغیر عمل کے محض زبان سے پڑھنا فائدہ مند نہیں۔

بہر حال والدین کی اطاعت واجب ہے اگر والدین کسی بھی جائز کام کا حکم دیں اس کام کا کرنا اولاد کے ذمہ شرعاً فرض ہو جاتا ہے' اگر اولاد وہ کام نہ کرے تو ترک فرض کی مرتکب ہو جاتی ہے' اس کو حقوق الوالدین کہا جاتا ہے۔ والدین کی نافرمانی کی سزا اور وبال اس

دنیا میں ہی نمودار ہوتا ہے اور آخرت میں تو عذاب عظیم ہوگا۔ ہی والدین کی نافرمانی کا وبال یہ ہوتا ہے کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہیں ہوتا (اللہ حفاظت فرمائے آمین)

ذرا غور کرو! کہ کیا تمہیں مرنا نہیں ہے؟ موت کا منکر تو آج تک کسی کو نہیں پایا' اگر مرتے وقت کلمہ طیبہ نصیب نہ ہوا تو آخر کیا انجام ہوگا۔ والدین کے نافرمان شخص کا عبرتناک واقعہ بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔

ایک شخص کا واقعہ ہے کہ اس کی موت کا وقت آگیا۔ نزع کا وقت ہے حاضرین کی کوشش ہے کہ یہ شخص کلمہ طیبہ پڑھ لے مگر مرنے والے شخص کی زبان پر کلمہ جاری نہیں ہورہا' چنانچہ ایک بزرگ کو لاکر اس کا حل دریافت کیا گیا کہ اس کی زبان پر کلمہ جاری نہیں ہورہا؟ ان بزرگ نے فرمایا کہ اگر اس کی والدہ یا والد حیات ہیں تو ان سے اس کے لئے معافی مانگی جائے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے والدین کی نافرمانی کی ہے' یہ اسی نافرمانی کا وبال ہے' جب تک ان کی طرف سے معافی نہیں ہوگی اس وقت تک اس کی روح پرواز نہیں کرے گی۔

اس وقت تک اس کی زبان سے کلمہ جاری نہیں ہوگا۔

اس سے اندازہ لگایئے کہ والدین کی نافرمانی کرنا اور ان کو اذیت و تکلیف پہنچانا کتنا خطرناک اور وبال عظیم ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ہر قدم پر اپنی تعلیمات میں والدین کا احترام وادب اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا لحاظ رکھا' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اکثر والدین سے حسن سلوک کا مشورہ دیتے تھے۔ اور دنیا میں ہی والدین کے نافرمان کو کبھی راحت و سکون میسر نہیں ہوسکتا اور نہ اس کی ترقی ممکن ہے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے کی اولاد بھی کبھی اس کی فرمانبردار نہیں ہوسکتی' اس کا اکثر مشاہدہ اس دنیا میں ہوتا رہتا ہے۔

اکثر و بیشتر اولاد کو والدین کے اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد ہی اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ہم نے کتنی بڑی نعمت کھودی اور ان کا حق ادا نہ کیا' اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے راستہ مقرر فرمادیا ہے کہ اگر کسی نے والدین کے حقوق میں کوتاہی کی ہو اور ان سے فائدہ نہ اٹھایا ہو تو اس کی تلافی کے دو راستہ ہیں ایک یہ کہ ان کے لئے ایصال ثواب کی کثرت کرتا خواہ وہ صدقہ دے کر ہو یا نوافل پڑھ کر ہو یا قرآن کی تلاوت کے ذریعہ ہو اس کے ذریعہ اس کی تلافی ہوجاتی ہے۔ دوسرے

باقی صفحہ ۲۶ پر

جبار کارپٹس

ڈیلرز
☆ زینت کارپٹ ☆ مون لائٹ کارپٹ ☆ نیر کارپٹ
☆ ثمر کارپٹ ☆ وینس کارپٹ ☆ اولمپیا کارپٹ

مساجد کے لئے خاص رعایت

۴۔ این آر ایونیو نزد حیدری پوسٹ آفس
بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

Phone : 6646888-6647655
Fax : 092-21-5671503

قسط نمبر1

محمد سعید علوی' چکوال

خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اور اسلام کا استحکام

خلیفہ اول سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ:

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستانہ تعلقات رسالت کے اعلان سے پہلے ہی قائم تھے جو اخلاق و فضائل کی مماثلت نے اس قدر مضبوط کر دیے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ صبح و شام دونوں وقت رسول اللہ ﷺ کے کاشانہ اقدس پر حاضری دیتے تھے۔

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کا اسم گرامی عبداللہ تھا۔ والد محترم کا نام مع کنیت ابو قحافہ عثمان بن عامر تھا۔ حضرت عثمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔ خون بہا اور تاوان کی رقوم کا تعین بن مرہ کے خاندان کے سپرد تھا۔ والدہ کا نام ام الخیر سلمیٰ تھا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عتیق کے لقب سے بھی پکارا جاتا تھا۔ جسکی تشریح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ وہ جہنم کی آگ سے آزاد ہیں قدیم عرب مورخوں نے ان کا نام "عتیق" ہی بتایا ہے اور اہل لغت نے عتیق کو جمیل سے تعبیر کیا ہے۔ ابن رکین کا قول ہے کہ آپ عتیق اسلئے کہلائے تھے کہ آپ شروع ہی سے نیک چلے آئے تھے۔ بعد میں آپ الصدیق کے لقب سے معروف ہوئے جسکے معانی سچ بولنے کے سچے یا تصدیق کرنے والے کے ہیں۔ آخری مفہوم کو اس روایت کی تائید حاصل ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج اور اسرا کا واقعہ سن کر فی الفور ایمان لائے اور معراج رسول کو سب سے پہلے تسلیم کیا' سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور ختمی مرتبت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عمر میں اڑھائی برس چھوٹے تھے گویا عام الفیل کے اڑھائی سال بعد پیدا ہوئے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد اور والدہ دونوں کو صحابیت کا شرف حاصل تھا اور یہ آپ کی ہی خصوصیت ہے کہ آپ کے خاندان کی چار پشتوں نے عہد رسالت دیکھا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض صحبت پایا' اسلام قبول کرتے وقت آپ چالیس ہزار درہم کے سرمائے کے تاجر تھے' آپ کو حیثیت تاجر اندرون و بیرون عرب بہت زیادہ نیک نامی اور شہرت حاصل تھی' آپ کو لکھنا پڑھنا بھی آتا ہے اور آپ عرب قبائل کے حساب کے بھی ماہر تھے' زمانہ جاہلیت میں بھی آپ اخلاق حسنہ کے حامل و داعی تھے اور آپ اخلاق محمدی کے مظہر تھے' چنانچہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپ پر وحی نبوت کے آغاز کے وقت جو الفاظ استعمال کئے تھے تقریباً وہی الفاظ ابن مغیرہ قریش مکہ کے سامنے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہوئے استعمال کئے اور کہا وہ فقراء و مساکین کے دستگیر ہیں گم شدہ نیکیوں کو بجالاتے ہیں صلہ رحمی کرتے ہیں مہمان نواز ہیں حق کی راہ میں مصائب جھیلنے والوں کی مدد کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستانہ تعلقات رسالت کے اعلان سے پہلے ہی قائم تھے جو اخلاق و فضائل کی مماثلت نے اسقدر مضبوط کر دئے تھے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح و شام دونوں وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاشانہ اقدس پر ضرور حاضری دیتے تھے یہ دستور کی زندگی میں عرصے تک بعد از اسلام بھی قائم رہا یعنی قبول سے لیکر ارتحال رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لائے ایمان لانے کے بعد حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی تمام قوت و قابلیت' سارا اثر و رسوخ' کل متاع جان و مال غرض جو کچھ آپ کے پاس تھا دین اسلام کی راہ میں وقف کر دیا۔ قبول اسلام کے بعد آپ کی زندگی اطاعت واستقامت کی داستان دلکش اور سبق آموز ہے۔

کفار مکہ نے یوں تو تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے لیکن حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انکے اثر و رسوخ اور وجاہت کے باوجود بہت ہی دکھ دیئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں دو دفعہ ہجرت کی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب صحابہ رضوان اللہ اجمعین کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا رفیق سفر منتخب کیا۔ ہجرت کا واقعہ قرآن کریم

نے بھی انحصار کیساتھ بیان فرمایا ہے ہجرت کا واقعہ ایک پر خطر راز تھا لیکن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور آپ کے خاندان کے سینے اس راز کے گنجینے بن گئے تھے۔ مدینہ طیبہ پہنچنے کے بعد جلد آپ کے خاندان کے دیگر افراد بہ استثنا چند مدینہ منورہ پہنچ گئے' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مسلمانوں میں بھائی چارہ قائم کیا تو آپ کے انصاری بھائی حضرت خارجہ بن زید تھے جو بعد میں آپ کے خسر بھی ہو گئے' مدینہ طیبہ میں سب سے پہلے مسجد جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعمیر کروائی اس کی زمین کی قیمت بھی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر ادا کی' مدینہ منورہ میں سکونت کے بعد آپ نے تمام غزوات میں حصہ لیا اور ہمیشہ نازک اور پر خطر لمحات میں ایک چٹان کی طرح حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے درمیان حیرت انگیز اتفاق اور ہم آہنگی تھی' آپ بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشیر خاص تھے' صلح حدیبیہ کے موقع پر صلح نامہ پر مسلمانوں کی طرف سے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے آپؓ ہی کا نام تھا' فتح مکہ کے وقت جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شہر میں داخل ہوئے تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ قصویٰ نامی اونٹنی پر سوار تھے' آپ ۹ ہجری میں امیر الحج مامور ہوئے' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے دوران میں آپ نے مسجد نبوی علیہ السلام میں نماز کی امامت فرمائی۔ آپ ۱۱ھ ۶۳۲ء تا ۱۳/ ۶۳۴ء خلیفہ رسول اللہ رہے' سب سے پہلے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ کو لشکر کے ساتھ روانہ کیا' پھر تحریک ارتداد کو پامال کیا' (جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے ایک بڑے لشکر کو شکست دی اور مسیلمہ کذاب کو قتل کیا گیا)' مانعین زکوٰۃ کے خلاف بھر پور جہاد کیا' آپ کے ان عظیم الشان کارناموں پر اسلام کی تاریخ کو ناز ہے' آپ کا سب سے بڑا کارنامہ تدوین وجمع قرآن کریم آپ کی دعوت سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان ابن مظعون' حضرت ابو سلمہ' حضرت ابن الاسد اور حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہم اجمعین دولت اسلام سے مالا مال ہوئے۔ آپ نے مالی امداد سے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ' سیدنا عامر رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ بن فہیرہ' سیدہ زنیرہ رضی اللہ عنہا' حضرت نہدیہ' حضرت جاریہ بنت موئل عمیس' حضرت لبینہ رضی اللہ عنہن کو غلامی سے نجات دلائی' ان وقیع اخلاقی اور مالی امدادوں کا اعتراف خود' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطبہ میں یوں فرمایا: "رفاقت اور مال میں مجھ پر سب سے بڑا احسان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے۔" (بخاری شریف مناقب الانصار)

آپ کو اپنے آقا و مولا ﷺ کی محبت کے ساتھ ساتھ آپ کی آل اطہار سے بھی زبردست مودت تھی اور آپ اپنی انس مودیت کو محبت اعزہ واقارب پر ترجیح دیتے تھے' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کے سوال کے جواب میں فرمایا: "مجھے مردوں میں سب سے زیادہ محبوب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔"

خلیفہ دوم امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروقؓ:

علم پرہیزگاری کے بغیر کچھ بھی نہیں
بادشاہ انصاف کے بغیر کچھ بھی نہیں
درویشی' قناعت کے بغیر کچھ بھی نہیں
تونگری' بخشش کے بغیر کچھ بھی نہیں
مرتبہ تواضع کے بغیر کچھ بھی نہیں

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا تعلق خاندان بنو عدی سے تھا' اسی نسبت سے آپ کو العدوی کہا جاتا ہے یہ خاندان قریش کے معزز قبائل میں شمار ہوتا ہے' حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کے پدری شجرہ نسب میں آٹھویں پشت پر عدی کا نام ملتا ہے کعب بن لوی سے نویں پشت پر حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کا سلسلہ نسبت سید المرسلین ﷺ سے جا ملتا ہے' زمانہ جاہلیت میں قریش کے نامور قبائل کو کچھ خاص مناصب موروثی طور پر سپرد کر دیئے جاتے تھے' اس سلسلے میں حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کے خاندان بنو عدی کے حصے میں سفارت اور فیصلہ کے منصب چلے آتے تھے علامہ ابن جوزیؒ سیرت عمر ابن الخطاب کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ قبائلی لڑائی خواہ قریش کے مختلف قبائل کی آپس میں ہوتی یا کسی دوسرے سے' ہر صورت میں سفارت کی ذمہ داری بنو عدی پر ڈالی جاتی' چنانچہ اسلام لانے سے پہلے حضرت سیدنا عمر فاروق نے بنو ثقیف کے ہاں سفارت کے فرائض انجام دے کر برسوں کی مخاصمت کو ختم کرا دیا۔ المختصر ذہنی صلاحیتوں' علم و فضل' وقعت و وجاہت' عزت نفس اور خود اعتمادی میں بنو عدی پیش پیش تھے۔ بنو عدی کو عزت و منزلت کے لحاظ سے قریش کا دماغ جانتے تھے' آپ کے والد

حضرت خطاب بن نفیل زبردست زعماء و عظما میں سے تھے ان کے فیصلوں کو حتمی تسلیم کیا جاتا تھا۔ والدہ کا نام حنتمہ تھا جو ہاشم بن مغیرہ کی بیٹی اور حضرت خالد بن ولید کی چچازاد بہن تھیں مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دور جاہلیت اور دور انوار و علوم میں نہ صرف اہم اور معروف بلکہ زوردار اور قد آور شخصیت تھے' آپ اپنے دور کے سب سے زیادہ پڑھے لکھے تھے' ان کی بیٹی ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بھی کتابت جانتی تھیں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نسب دانی' شعر کے ناقدانہ ذوق اور وصف خطابت کے شہنشاہ تھے۔ علم الانساب عربوں کا اہم ترین علم تھا جو علم تاریخ کی اساس کی حیثیت رکھتا ہے' ادبی و ثقافتی لحاظ سے آپ کی شان کی کوئی حد نہیں' نابغہ جعدری آپ کے حافظہ اور یادداشت پر سو جان سے قربان تھا' جسمانی لحاظ سے آپ مسلمہ پہلوان تھے' حضرت صاحبزادہ نصیر الدین جو ملک کی اشہر ترین علمی و ادبی شخصیت ہیں' اپنے ایک مضمون بعنوان "فاروق اعظم کی شخصیت" مطبوعہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ضیائے حرم میں لکھتے ہیں:

"میرے ممدوح' روح حکمت' زیب فقر' زینت اخلاص' اصل نجابت' ممدوح ممدوح خلاق عالم' لوکان نبی بعدی لاکن عمر ہیں' سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کی ذات عالی مرتبت مجموعہ اوصاف تھی' چنانچہ وہ وسیع النظر رفیق الفکر اور رقیق القلب ہونے کے ساتھ قوی الجثہ' حدید البصر' فتح الوجہ' صبیح العذار' قلیل الکلام اور کثیر الصمت بھی تھے' اگرچہ حالت ایمان میں تو ایک محیر العقول امتیاز کے حامل تھے ہی تاہم زمانہ جاہلیت میں پروقار' مستقل مزاج' عدل پسند' غریب پرور' گداز آواز' اور مرنجان مرنج انسان تھے' فطری صلاحیتیں منہ ہی سے سیمائے سعادت پر سے ٹپ رہی تھیں' لیکن اب صرف ایک ایسے مربی مزاج داں کی ضرورت تھی جو ان کے جبلی قوائے خفیہ کو اپنے تصرف نظر سے منصہ شہود پر لا سکے۔ حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ مراد سید الکونین ہیں۔

ان کے اسلام لانے سے دین حق کو زبردست تقویت ملی' کفار کی جمعیت بکھر کر رہ گئی' چیرہ دستوں کی گردنیں جھک گئیں' عدل و انصاف کے چشمے پھوٹے' جام و قدح سے شراب شکستہ ہو گئے' عرش پر سروشاں بہت نے خوشی کے ترانے گائے نہ جانے کتنے یتیموں' بیواؤں' بے گھروں زیردستوں اور خانہ بدوشوں کے ڈوبتے ہوئے دلوں سے صدائے آفریں نکلی' سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ' جنہیں حضرت سید داتا صاحب نے سلوک محمد ﷺ کے لقب سے پکارا ہے' اسلام کے لئے بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی نعمت غیر مترقبہ تھے' آپ کے دم قدم سے جدید دنیا کی تمام اصلاحات سے افراد معاشرہ مستفید ہوئے' آپ کے دور میں اسلامی سلطنت روز بروز پھیلتی گئی' جس کا راز آپ کے بتائے ہوئے درخشاں اصول تھے آپ فرمایا کرتے:

"علم' پرہیزگاری کے بغیر کچھ نہیں' بادشاہ انصاف کے بغیر کچھ نہیں' درویشی قناعت کے بغیر کچھ بھی نہیں' تونگری' بخشش کے بغیر کچھ بھی نہیں' مرتبہ تواضع کے بغیر کچھ بھی نہیں' کم کھانا صحت' کم بولنا حکمت اور کم سونا عبادت ہے۔"

سیدنا حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ نوع انسانی کے محسن اعظم اور دلدار تھے۔ آپ نے نہایت ہی عمدہ اصلاحات کیں جن میں سے چند یہ ہیں:

"غلامی کے ادارے کو ختم کیا' سال ہجری کی ترویج کی' محکمہ قضا قائم کیا' وظائف کا سلسلہ شروع کیا' وظائف پانے والوں کے رجسٹر تیار کرائے' بیت المال قائم کیا' معاشی اصلاحات کیں' مردم شماری کرائی' نہریں کھدوائیں' نئے شہر آباد کئے' مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک مسافروں کیلئے سرائیں بنوائیں' نماز تراویح کو لازمی قرار دیا' شراب نوشی کی حد مقرر کی' نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر اجماع کرایا' قصائد میں عورتوں کا نام لینا جرم قرار دیا' نظام تعلیم مرتب کیا' مقاصد تعلیم بتائے' زرعی نظام میں اصلاحات کیں' زمینوں کی تقسیم اصح ترین اصولوں پر کی' خراج کا طریق کار وضع کیا' افتادہ زمینوں پر کاشتکاری کرائی' مجلس شوریٰ کی عمدہ تشکیل کرائی' معاشی اصلاحات کیں' اصول جنگ مرتب کر کے ان پر سختی سے عمل کرایا' غیر مسلموں کے حقوق متعین فرمائے' ان کے مال و جان کی حفاظت کا فریضہ دین سمجھا۔"

○

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔۹۱۔ صرافہ بازار
بیٹھادر کراچی' فون: ۷۳۵۵۷۳

محمد عثمان ایڈووکیٹ

چودھویں ختمِ نبوّت کانفرنس برمنگھم

میں منظور ہونے والی قرار دادیں :

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں سے متعلق قومی اسمبلی کی ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو منظور ہونے والی غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی ترمیم اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس مجریہ ۱۹۸۴ء پر پوری طرح عملدرآمد کراتے ہوئے قادیانیوں کی تبلیغی اور ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے اور قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند بنائے اور قادیانیوں کو کلمہ طیبہ اور شعائر اسلام کی توہین و تحریف سے روکا جائے۔ ان کی عبادت گاہوں کی مساجد کی شکل کو ختم کیا جائے۔

☆ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان امتیاز قائم کرنے کے لئے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے اور پاسپورٹ اور شناختی کارڈ میں مسلمان، قادیانی، عیسائی، یہودی اور ہندو وغیرہ کے الفاظ درج کئے جائیں۔

☆ ووٹر لسٹ میں قادیانیوں کی الگ فہرست بنائی جائے اور ان کو آئین کے تحت ووٹر لسٹ میں نام درج کرانے کا پابند بنایا جائے اور اس سلسلے میں اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ قادیانی مسلمانوں کی ووٹر لسٹ میں نام درج نہ کرائیں اور مسلمانوں کے نام قادیانیوں کی فہرست میں جلی طور پر درج کرائے جائیں۔

☆ یہ اجلاس ربوہ کے نام تبدیلی اور "چناب نگر" نام رکھنے پر پنجاب اسمبلی اور پنجاب حکومت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اس سلسلے میں دنیا پر واضح کرنا چاہتا ہے کہ ربوہ نام کی تبدیلی قادیانیوں کی دشمنی کے طور پر عمل میں نہیں آئی بلکہ قادیانیوں کی جانب سے قرآن کریم کے ایک لفظ "ربوہ" کی غلط تعبیر اور تشریح کی وجہ سے اس نام کی تبدیلی کی گئی ہے اور اس نام کی تبدیلی سے قادیانیوں کے کوئی حقوق متاثر نہیں ہوئے اس لئے اس سلسلے میں قادیانیوں کا پروپیگنڈہ قابل مذمت ہے۔

☆...... یہ اجلاس قادیانیوں کی جانب سے مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ کی مذمت کرتے ہوئے وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ پاکستان کے کسی خطے میں قادیانیوں پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا گیا، کسی کو اس وجہ سے بے دخل نہیں کیا گیا کہ وہ قادیانی ہے بلکہ قادیانیوں کو اقلیتوں کے حقوق سے زیادہ حقوق دیئے گئے ہیں۔ دراصل اس پروپیگنڈہ کا مقصد مغربی قوتوں کی حمایت حاصل کرنا اور ان ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کرنا ہے۔

☆...... یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مرزا طاہر اور قادیانی جماعت کے ذمہ داروں کے خلاف پاکستان اور اسلام کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے کے جرم میں مقدمہ چلایا جائے۔

☆...... یہ اجلاس توہین رسالت قانون کے نفاذ کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے کیونکہ اس کے نفاذ کی وجہ سے مسلمان اور اقلیتوں کے انبیا کرام اور مذہبی شخصیات کی توہین کا راستہ بند ہوتا ہے، اس سلسلے میں مغربی ممالک یا کسی اقلیت کو غلط فہمی ہے تو علما کرام اس سلسلے میں وضاحت کے لئے تیار ہیں۔ دراصل قادیانی گروہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا راستہ بند ہونے کی وجہ سے اس قانون کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے ہیں، حالانکہ اس قانون کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیا کرام کی توہین کرنے والے کی بھی سزا تجویز کی گئی ہے، اس سلسلے میں برطانوی وزیر مملکت جیف ہون کا بیان لاعلمی پر مبنی ہے، یہ اجلاس ان رہنماؤں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ یکطرفہ باتیں سن کر تبصرہ کرنے سے گریز کریں اور مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہ کریں، یہ اجلاس حکومت پاکستان سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہ توہین رسالت قانون اور 295-C کے سلسلے میں کسی دباؤ کو قبول نہ کرے اور اس کے طریقہ کار وغیرہ میں کسی قسم کی اگر تبدیلی کی گئی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس کو قبول نہیں کرے گی اور طریقہ کار میں تبدیلی توہین رسالت کو غیر مؤثر قرار دینے کے مترادف ہوگی۔

☆...... یہ اجلاس پاکستان میں یوسف ملعون کو ہم شاہی کی جانب سے امام مہدی کے دعویٰ کو اسلامی

تعلیمات کے خلاف قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین، حجر اسود کی توہین اور انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین پر ان کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

☆ ...... یہ اجلاس طالبان کی جانب سے افغانستان میں نفاذ شریعت کے عمل کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور احمد شاہ مسعود اور دیگر متحارب قوتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ طالبان حکومت کو تسلیم کر کے لڑائی ختم کر دیں، یہ اجلاس امریکہ کی جانب سے طالبان کے خلاف جارحانہ کارروائی کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اسامہ بن لادن کی آڑ میں یا انسانی حقوق کی آڑ میں وہ افغانستان کی اسلامی حکومت کے خلاف کارروائیاں بند کر دے، یہ اجلاس امریکہ کی جانب سے جمعیت علماء اسلام اور مولانا فضل الرحمٰن کے خلاف دھمکیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اس کی مذمت کرتا ہے۔

☆ ...... یہ اجلاس برطانیہ کی جانب سے عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے مولانا فضل الرحمٰن کو ویزہ جاری نہ کرنے کے عمل کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے واضح کرنا چاہتا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کانفرنس میں کسی مقرر نے خلاف قانون کوئی تقریر نہیں کی، یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا فضل الرحمٰن کو ویزہ جاری کیا جائے۔

☆ ...... یہ اجلاس وزیر اعظم محمد نواز شریف اور ان کی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ وعدہ کے مطابق فوری طور پر ملک میں شرعی قوانین نافذ کریں۔

☆ ...... یہ اجلاس کارگل محاذ کے سلسلے میں حکومت کے اقدامات اور نواز شریف، کلنٹن معاہدہ کو مسترد کرتے ہوئے مجاہدین کے مؤقف کی مکمل حمایت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر کی آزادی کے لئے پاکستان مکمل حمایت کرے۔

☆ ...... یہ اجلاس فلسطین، کوسوو، کشمیر، صومالیہ اور دیگر مظلوم مسلمانوں کی مکمل حمایت کرتے ہوئے عالم اسلام کے حکمرانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان ممالک کی آزادی کے لئے بھرپور حمایت کریں۔

☆ ...... اجلاس میں پاکستان کے خلاف بھارتی عزائم اور جنگی تیاریوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان اسلامی تعلیمات کے مطابق بھرپور دفاعی اقدام تیار کرے۔

☆ ...... اجلاس میں پاکستان کے مشہور عالم دین اور صحافی مولانا مسعود اظہر کی گرفتاری کو چھ سال سے زیادہ ہو جانے کے باوجود ہندوستان کی جانب سے نہ مقدمہ چلانے اور نہ رہا کرنے کے عمل پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا مسعود اظہر اور دیگر قیدیوں کو فوری طور پر ہندوستان رہا کرے۔

☆ ...... اسامہ بن لادن کے سلسلے میں طالبان کے مؤقف کی حمایت کرتے ہوئے، امریکہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ محض مفروضات کی بنا پر اسامہ بن لادن کے خلاف انتقامی کارروائیوں کا سلسلہ بند کرے۔

☆ ...... اجلاس میں صاحبزادہ حافظ محمد عابد کی رحلت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات عالیہ کو بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ ...... اجلاس میں علماء ورثہ کی سفارشات کی تائید کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ فوری طور پر اس کو قانونی شکل دے تاکہ ملک سے فرقہ واریت کا سدباب ہو سکے۔

☆ ...... یہ اجلاس مجاہدین کشمیر کی تحریک آزادی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ہندوستان اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق مسئلہ کشمیر حل کرے، یہ اجلاس کشمیری مجاہدین کو بھرپور حمایت کا یقین دلاتا ہے اور ان کی کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔

☆ ...... یہ اجلاس برطانیہ میں پاکستانی ہائی کمیشن پر حملے اور سفارت کاروں اور عام مسلمانوں کو زخمی کرنے کے عمل کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ برطانیہ پاکستانی ہائی کمیشن کی خصوصی حفاظت کے انتظامات کرے۔

☆ ...... یہ اجلاس ملک میں بڑھتے ہوئے خودکشیوں کے رجحان کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں اسلامی فضا پیدا کی جائے تاکہ مسلمان اس حرام عمل سے رک سکیں، یہ اجلاس علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس غیر شرعی عمل سے روکنے کے لئے ترغیب کا راستہ اختیار کریں۔

☆ ...... یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں احتساب کا عادلانہ نظام قائم کیا جائے تاکہ ہر شخص کا احتساب ہو سکے اور کسی کو انتقامی کارروائی کی شکایت کا اندیشہ باقی نہ رہے اور حکمران سب سے پہلے اپنے آپ کو احتساب کے لئے پیش کریں۔

☆ ...... ☆

اخبارِ ختمِ نبوت

یورپ کے مسلمانوں نے منکرین ختم نبوت کی دعوت کو ٹھکرا کر محبت رسول کا ثبوت دیا

مسلمانوں کو عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلے میں دھوکہ میں مبتلا نہیں کیا جاسکتا

ختم نبوت کانفرنس بریڈ فورڈ سے مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر علمأ کرام کا خطاب

بریڈفورڈ (رپورٹ مولانا مفتی محمد جمیل خان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت جامع مسجد ہارڈ اسٹریٹ بریڈ فورڈ میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا اللہ وسایا' جمعیت علمأ برطانیہ کے مفتی محمد اسلم' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا ارشاد' صاحبزادہ سعید احمد' حافظ امان اللہ' مولانا احمد بھانا' حافظ ارشد' مولانا لطف الرحمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسیلمہ کذاب سے لے کر موجودہ دور کے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی تک تمام نے عقیدۂ ختم نبوت پر زد لگانے کی کوشش کی' لیکن امت مسلمہ ان کے دھوکہ میں نہیں آئی۔ ہمیشہ ایسے منکرین ختم نبوت کو مسترد کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا رشتہ مستحکم و مضبوط رکھا' آج جبکہ یورپ اور انگلینڈ میں تمام لادین قوتیں مسلمانوں کی نئی نسل کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں اور اس کے ساتھ منکرین ختم نبوت نے تمام ذرائع ابلاغ کو استعمال کر کے نئی نسل کو ارتدادی سرگرمیوں کے ذریعہ کفر میں داخل کرنے کی کوشش کی' مسلمانوں نے ان تمام فتنوں کو مسترد کر کے ثابت کر دیا کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے سامنے کسی قسم کے دھوکہ میں نہیں آئیں گے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا رشتہ مضبوط رکھیں گے' یہی وجہ ہے کہ انگلینڈ میں روزبروز مساجد' مکاتب قرآن اور دینی مدارس کا افتتاح ہو رہا ہے اور مسلمان دین پر مضبوطی سے جمع ہوئے ہیں۔ اس لئے عیسائی' یہودی اور منکرین ختم نبوت یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ مسلمانوں کی نئی نسل کو گمراہ نہیں کیا جاسکتا اور پوری لادین قوت مسلمانوں کے دینی جذبے سے خوفزدہ اور ہراساں ہیں۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ مسلمانوں کا عقیدۂ ختم نبوت پر پختگی میں مزید اضافہ ہوگا کہ گمراہی کا کسی قسم کا اندیشہ بھی باقی نہیں رہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلے میں مسلمان کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے' جامع مسجد ڈنڈی میں خطاب کرتے ہوئے صاحبزادہ طارق محمود' قاری محمد یٰسین نے کہا کہ آج چاروں طرف سے نئی نسل کو گمراہ کرنے کے لئے باطل قوتیں سرگرم عمل ہیں' خاص کر منکرین ختم نبوت نے اپنا ہدف بنالیا ہے کہ وہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کریں اس لئے علمأ کرام کی بھاری ذمہ داری ہے کہ وہ نئی نسل کے ایمان کی حفاظت کے لئے بھرپور جدوجہد کریں۔

دریں اثنا لندن کی مختلف مساجد میں خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالمجید ہزاروی' مولانا عزیز الرحمن' قاری محمد ہاشم خان' مولانا ہارون گجراتی' مولانا محمد طیب نقشبندی نے کہا کہ اس وقت انگلینڈ میں مسلمانوں کے جو دینی جذبات ابھر رہے ہیں اور ہر مسلمان علاقے میں مساجد قائم ہو رہی ہیں اور مسلمان عقیدۂ ختم نبوت سے وابستہ ہو رہے ہیں اس نے پوری کفر کی طاقتوں کو ہراساں کر دیا ہے اور وہ اس جذبے کو ختم کرنے کے لئے متحد ہو کر میدان عمل میں اتر چکے ہیں' اس لئے ان کی لادینی سرگرمیوں کے مقابلے میں مسلمانوں کو بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ تمام علمأ کرام نوجوان نسل کی ذہنی استعداد کے مطابق اسلامی لٹریچر تیار کریں اور دعوت و تبلیغ سے وابستہ ہو کر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنائیں' اسی میں مسلمانوں کی نجات اور دنیا میں کامیابی ہے۔

اظہار تعزیت

مولانا نعیم امجد سلیمی کی چچی صاحبہ کا بقضائے الٰہی انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا مفتی سعید احمد جلالپوری' مولانا نذیر احمد تونسوی' جناب عبداللطیف طاہر' سید انظر عظیم' جناب محمد انور راؤ' جناب ریاض الحق' جناب جمال عبدالناصر اور تمام رفقأ دفتر ہفت روزہ "ختم نبوت" نے مولانا نعیم امجد سلیمی سے تعزیت کی۔ تمام قارئین ختم نبوت سے بھی مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

ختم نبوت اوکاڑہ کی سرگرمیاں

اوکاڑہ (مولانا عبدالرزاق مجاہد) مالی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کے کارکنوں کا اجلاس ضلعی امیر قاری محمد الیاس کی صدارت میں منعقد ہوا' جس کے مہمان خصوصی مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی تھے۔ اجلاس میں مولانا عبدالاحد' مولانا حبیب الرحمٰن اختر' مولانا کفایت اللہ' مولانا عبدالرزاق نور محمد' قاری محمد یونس' مولانا محمد اسمٰعیل' قاری محمد طارق وغیرہ نے شرکت کی۔ اجلاس میں گستاخ رسول کی سزا کے قانون کے طریقہ کار میں تبدیلی کی خبروں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ اسلامیان اوکاڑہ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم' تنسیخ یا اس کے نفاذ کے طریقہ کار میں تبدیلی اس قانون کو غیر مؤثر کرنے کی سازش قرار دیتے ہیں اور کسی حکمران کو اس میں تبدیلی کی اجازت نہیں دیں گے۔ اگر حکمرانوں نے کسی غیر ملکی طاقت کو خوش کرنے کی خاطر اس قانون میں تبدیلی کی تو اسے روکنے کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں خطبا کرام نے جمعہ ۱۳/اگست ۱۹۹۹ء کو یوم احتجاج منایا۔ اجلاس میں ۷/۱۸ اکتوبر کو چناب نگر (ربوہ) میں منعقد ہونے والی سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس میں بھرپور شرکت کا عزم کیا گیا اور طے ہوا کہ حسب سابق قافلہ بخاری مسجد ریلوے اسٹیشن سے روانہ ہوگا۔

تبصرہ کتب

نام کتاب: چالیس حدیثیں

ترتیب: حافظ حبیب الرحمٰن ضیا

ضخامت: ۴۰ صفحات

ہدیہ: ۹ روپے

ناشر: سمیہ اکیڈمی عقب جامع مسجد نور گلشن راوی لاہور

خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ :

" جو شخص میری امت کے فائدہ پہنچانے کے لئے چالیس حدیثیں علم دین کے سلسلے میں پہنچائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو فقیہوں اور عالموں کے ساتھ اٹھائیں گے اور میں ایسے شخص کے لئے شفاعت کروں گا اور اس کا گواہ ہوں گا۔" (مشکوٰۃ)

زیر نظر کتاب اگرچہ ضخامت کے لحاظ سے بہت چھوٹی ہے لیکن احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خزانہ میں سے چالیس احادیث مبارکہ کا مجموعہ بیش بہا علم کا خزانہ ہے۔ ابتداً میں چالیس احادیث مبارکہ اور ان کا ترجمہ اور مختصر تشریح کی گئی ہے جبکہ آخر میں چھوٹی چھوٹی چالیس احادیث مبارکہ اور ان کا ساتھ ساتھ اردو ترجمہ درج کیا گیا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں اور بچیوں کے لئے یہ کتاب بہترین تحفہ ہے۔ طلباء و طالبات کو بالخصوص اس کتاب کے پڑھنے' یاد کرنے اور عمل کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرتب اور قارئین کو نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ہے۔ میں قادیانی دوستوں سے کہوں گا کہ حقیقت کی طرف آئیں اور سچی بات قبول کر کے دین و دنیا میں سرخروئی حاصل کریں۔

مذہبی خودکشی کی دلچسپ تاریخ :

حضرات محترم! میں ایک بات بتلانا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے مباہلہ نامی ایک پمفلٹ شائع کیا' ہم نے بھی پڑھا حیرت ہوتی ہے کہ یہ تمام باتیں خود ان کی کتابوں میں نہایت صراحت سے درج ہیں' مگر مرزا طاہر منکر ہے جھوٹ قرار دے رہا ہے۔ اس لئے مرزا طاہر کو فیصلہ کرنا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں یا ان کے باپ دادا صاحبان؟ ہم تو اس معاملہ میں دونوں کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔

بقیہ : والدین سے حسن سلوک

یہ کہ والدین کے جو اعزا و اقربا اور دوست احباب ہیں ان کے ساتھ حسن سلوک کرے اور ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے جیسا باپ کے ساتھ کرنا چاہئے تھا اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس کوتاہی کی تلافی فرما دیتے ہیں۔

جیسا کہ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ : ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا والدین کے مرنے کے بعد ان کے ساتھ سلوک کرنے کی کوئی صورت باقی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ان کے لئے دعا کرنا' ان کے لئے استغفار کرنا' ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیت کو پورا کرنا' ان کے قرابتداروں سے صلہ رحمی کرنا اور والدین کے دوستوں کی تعظیم کرنا۔ (مشکوٰۃ' ابوداؤد' الادب المفرد)

اللہ ہم سب کو والدین سے حسن سلوک کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

بقیہ : نزول مسیح علیہ السلام

سے یہ معلوم کر لیا ہوگا کہ نزول مسیح کا عقیدہ کس قدر صحیح اور برحق ہے اور وفات مسیح کا عقیدہ خود تحریرات مرزا کی روشنی میں بھی غلط و باطل

بقیہ: آنکھوں کا عطیہ

مسئلہ میں یہی اسلامی نقطہ نظر سے مرنے سے پہلے اور بعد کی حالت یکساں ہے۔

۲...... آنکھوں کا عطیہ دینے کی تجویز اسلامی ذہن کی پیدا وار نہیں بلکہ حیات بعد الموت کے انکار کا نظریہ اس کی بنیاد ہے۔

۳...... زندگی میں انسانوں کو اپنے وجود اور اعضاء پر تصرف حاصل ہوتا ہے اس کے باوجود اس کا اپنے کسی عضو کو تلف کرنا نہ قانوناً صحیح ہے نہ شرعاً نہ اخلاقاً۔ اسی طرح مرنے کے بعد اپنے کسی عضو کے تلف کرنے کی وصیت کرنا بھی نہ شرعاً درست ہے نہ اخلاقاً۔

بقدر ضرورت مسئلہ کی وضاحت ہو چکی، تاہم مناسب ہوگا کہ اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات نقل کر دیئے جائیں:

ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میت کی ہڈی توڑنا اس کی زندگی میں ہڈی توڑنے کے مثل ہے۔" (رواہ مالک ص ۲۲۰، ابو داؤد ص ۴۵۸، ابن ماجہ ص ۱۱۷)

ترجمہ: "عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں قبر کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قبر والے کو ایذا نہ دے۔" (رواہ احمد، مسند احمد، مشکوٰۃ ص ۱۴۹)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "مومن کو مرنے کے بعد ایذا دینا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کی زندگی میں ایذا دینا۔" (ابن ابی شیبۃ حاشیہ مشکوٰۃ ص ۱۴۹)

حدیث میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا لمبا قصہ آتا ہے کہ وہ ہجرت کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ کسی جہاد میں ان کا ایک ہاتھ زخمی ہو گیا درد کی شدت کی تاب نہ لا کر انہوں نے اپنا ہاتھ کاٹ لیا۔ جس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔ ان کے رفیق نے کچھ دنوں کے بعد ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ٹہل رہے ہیں۔ مگر ان کا ہاتھ کپڑے میں لپٹا ہوا ہے جیسے زخمی ہوتا ہے۔ ان سے حال احوال پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی برکت سے میری بخشش فرمادی اور ہاتھ کے بارے میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو تو نے خود بگاڑا ہے اس کو ہم ٹھیک نہیں کریں گے۔

ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ میت کے کسی عضو کو کاٹنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کی زندگی میں کاٹا جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو عضو آدمی نے خود کاٹ ڈالا ہو، یا اس کے کاٹنے کی وصیت کی ہو وہ مرنے کے بعد بھی اسی طرح رہتا ہے، یہ نہیں کہ اس کی جگہ اور عضو عطا کر دیا جائے گا۔ اس سے بعض حضرات کا یہ استدلال ختم ہو جاتا ہے کہ جو شخص اپنی آنکھوں کے عطیہ کی وصیت کر جائے اللہ تعالیٰ اس کو اور آنکھیں عطا کر سکتے ہیں۔

بے شک اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے کہ وہ اس کو نئی آنکھیں عطا کر دے۔ مگر اس کے جواب میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو آپ کو بھی نئی آنکھیں عطا کر سکتے ہیں۔ لہٰذا آپ اس "کر سکتے ہیں" پر اعتماد کر کے کیوں نہ اپنی آنکھیں کسی نابینا کو عطا کر دیں۔ نیز اللہ تعالیٰ اس نابینا کو بھی بینائی عطا کر سکتے ہیں تو پھر اس کے لئے آنکھوں کے عطیہ کی وصیت کیوں فرماتے ہیں؟

خلاصہ یہ کہ جو شخص مرنے کے بعد بھی زندگی کے تسلسل کو مانتا ہو اس کے لئے آنکھوں کے عطیہ کی وصیت کرنا کسی طرح صحیح نہیں اور جو شخص حیات بعد الموت کا منکر ہو اس سے اس مسئلہ میں گفتگو کرنا بیکار ہے۔

قرآن کانفرنس پر حملہ کرنیوالے گوہر شاہی کے گماشتوں کو سخت سزا دی جائے

(علامہ حمادی)

ٹنڈو آدم (پ ر) ۵/ اگست کوٹری بہار کالونی میں قرآن کانفرنس میں گوہر شاہی کے کہنے پر اس کے غنڈوں نے حملہ کر کے عالم دین کو داڑھی سے پکڑ کر نیچے گرایا اور قرآن پاک کے دو نسخے بھی گرائے گئے، حکومت کو بالخصوص داود کی انتظامیہ کو چاہئے کہ گوہر شاہی اور اس کے غنڈوں کو فوراً گرفتار کیا جائے اور دفعہ 8/ATA 295A-295C کے تحت ایف آئی آر درج کی جائے ورنہ مسلم قوم خود ان غنڈوں سے انتقام لے گی اور پھر حالات کو کنٹرول کرنا انتظامیہ کے بس سے باہر ہو جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار علامہ احمد میاں حمادی خطیب جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا جبکہ شہدادپور، میرپور خاص، ٹنڈو آدم کوٹری اور حیدر آباد کی مساجد کے علماء کرام نے بھی اس واقعہ کی سخت مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ فوراً ان غنڈوں کو گرفتار کر کے سزائیں دی جائیں۔ بصورت دیگر غلامان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود گوہر شاہی اور اس کے غنڈوں کو ایسی سزا دیں گے کہ ان کی نسلیں یاد رکھیں گی لیکن حکومت کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ خونریز تصادم سے قبل ہی ایسے غنڈوں کا نوٹس لے۔

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

~~ربوہ~~ چناب نگر

ختمِ نبوّت کانفرنس

۱۸ ویں سالانہ

۷/۸ اکتوبر ۱۹۹۹ء

بمطابق ۲۵/۲۶ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ

علما مشائخ

سیاسی قائدین

دانشور اور وکلا

خطاب فرمائینگے

زیرِ صدارت: مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان محمّد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفّظ ختمِ نبوّت پاکستان

فون نمبرز	ملتان	اسلام آباد	گوجرانوالہ	لاہور	سرگودھا	فیصل آباد	ٹنڈو آدم	کراچی	ربوہ	کوئٹہ
	۵۱۴۱۲۲	۸۲۹۱۸۶	۲۱۵۶۶۳	۵۸۶۲۴۰۴	۷۱۰۴۷۴	۶۳۳۵۲۲	۷۱۶۱۳	۶۸۰۳۳۷	۲۱۲۶۱۱	۸۴۱۹۹۵

عالمی مجلس تحفّظ ختمِ نبوّت پاکستان

فون ۴۰۹۷۸ ۴۳۳۳۸